﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۱۹؍مئی ۲۰۰۰ء شمارہ ۲۰

۱۵؍صفر ۱۴۲۱ہجری ☆ ۱۹؍ہجرت ۱۳۷۹ہجری شمسی

زبان پر قابو

حضرت ابو شریح العدویؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے"۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باللہ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ اس کو ایسی جگہ سے رزق دیا جاتا ہے کہ اس کو گمان بھی نہیں ہوتا

بعض ایسے لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ بظاہر متقی اور صالح ہوتے ہیں مگر رزق سے تنگ ہوتے ہیں۔ ان سب حالات کو دیکھ کر آخر یہی کہنا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے تو سب سچے ہیں لیکن انسانی کمزوری ہی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے

"قبض بسط رزق کا سر ایسا ہے کہ انسان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ ایک طرف تو مومنوں سے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں وعدے کئے ہیں مَن یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ یعنی جو اللہ پر توکل کرتا ہے اس کے لئے اللہ کافی ہے۔ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۔ وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کو معلوم بھی نہیں ہوتا .... جبکہ اس قسم کے وعدے اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں پھر باوجود ان وعدوں کے دیکھا جاتا ہے کہ کئی آدمی ایسے دیکھے جاتے ہیں جو صالح اور متقی، نیک بخت ہوتے ہیں اور ان کا شعارِ اسلام صحیح ہوتا ہے مگر وہ رزق سے تنگ ہیں۔ رات کو ہے تو دن کو نہیں ہے اور دن کو ہے تو رات کو نہیں .... غرض یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں مگر تجربہ دلالت کرتا ہے کہ یہ امور خدا کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ ہمارا یہ مذہب ہے کہ وہ وعدے جو خدا تعالیٰ نے کئے ہیں کہ متقیوں کو خود خدا تعالیٰ رزق دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں بیان کیا ہے، یہ سب سچے ہیں۔ اور سلسلہ اہل اللہ کی طرف دیکھا جاوے تو کوئی ابرار میں سے ایسا نہیں ہے کہ بھوکا مرا ہو۔ مومنوں نے جن پر شہادت دی اور جن کو اتقیاء مان لیا گیا یہی نہیں کہ وہ فقر و فاقہ سے بچے ہوئے تھے گو اعلیٰ درجہ کی خوشحالیاں نہ ہوں مگر اس قسم کا اضطراری فقر و فاقہ بھی کبھی نہیں ہوا کہ عذاب محسوس کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فقر اختیار کیا ہوا تھا مگر آپؐ کی سخاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خود آپؐ نے اختیار کیا ہوا تھا نہ کہ بطور سزا تھا۔ غرض اس راہ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ بعض ایسے لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ بظاہر متقی اور صالح ہوتے ہیں مگر رزق سے تنگ ہوتے ہیں۔ ان سب حالات کو دیکھ کر آخر یہی کہنا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے تو سب سچے ہیں لیکن انسانی کمزوری ہی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے"۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

"متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ اس کو ایسی جگہ سے رزق دیا جاتا ہے کہ اس کو گمان بھی نہیں ہوتا"۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

"اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اسے صبر کرنا پڑتا ہے۔ صحابہؓ پر بھی ایسے زمانے آئے ہیں کہ پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ بعض اوقات روٹی کا ٹکڑا بھی میسر نہیں آتا تھا۔ کوئی انسان کسی کے ساتھ بھلائی نہیں کر سکتا جب تک خدا بھلائی نہ کرے۔ جب انسان تقویٰ اختیار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے۔ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اس سے سب کچھ حاصل ہو گا۔ استقامت چاہئے۔ انبیاء کو جس قدر درجات ملے ہیں استقامت سے ملے ہیں۔ خالی خشک نمازوں اور روزوں سے کیا ہو سکتا ہے"۔ (البدر جلد اول نمبر ۴۔ مورخہ ۲۱؍نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۰)

"انسان جب متقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے غیر میں فرقان رکھ دیتا ہے۔ اور پھر اس کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے۔ نہ صرف نجات بلکہ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ پس یاد رکھو جو خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے خدا تعالیٰ اس کو مشکلات سے رہائی دیتا ہے اور انعام و اکرام بھی کرتا ہے"۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۱۷؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰)

کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دعائیں نہ کی ہوں

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پر معارف دعاؤں کا دلنشیں تذکرہ

ان دعاؤں کی قبولیت کا راز کلمۂ توحید میں ہے۔ دعاؤں کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ پھر اللہ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۵؍مئی ۲۰۰۰ء)

لندن (۵؍مئی ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المومن کی آیت نمبر ۶۶ کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا اور فرمایا کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی اپنی دعاؤں کا جو تذکرہ چل رہا تھا آج کے خطبہ میں بھی وہی جاری رہے گا۔ حیرت ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کس قدر دعائیں اپنے لئے اور اپنی امت کے لئے قیامت تک کے لئے مانگی ہیں۔ کوئی پہلو ایسا نہیں رہا جس کے لئے آپؐ نے دعائیں نہ کی ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی متعدد دعاؤں کا آج کے خطبہ میں ذکر فرمایا۔ غزوۂ احزاب میں آنے والے احزاب کے لئے آپ نے دعا کی کہ اے اللہ جو کتاب کو اتارنے والا ہے اور سریع الحساب ہے تو ان احزاب کو شکست دے اور ان پر زلزلہ طاری کر دے۔ یہ دعا جیسا کہ مانگی گئی تھی اسی طرح بہت شان کے ساتھ پوری ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے بہت تیز رفتار آندھی ان احزاب پر چلا دی اور سارے کفار کے کیمپ میں ایک زلزلہ بپا ہو گیا اور دشمن کو شکست ہوئی۔ اسی طرح جب دشمنوں کے حملہ کی وجہ سے آپ نماز عصر وقت پر ادا نہ کر سکے تو آپؐ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! تو ان کفار کو ہی خاکستر کر دے جنہوں نے ہماری نمازوں میں

باقی اگلے صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

سب سے زیادہ پیارا

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ "مجھ کو سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جو میرے کاموں میں مددگار ہو"۔ یہ روایت پڑھ کر طبعاً ہر احمدی کے دل میں یہ خواہش جوش مارتی ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کے کاموں میں مددگار بن کر آپ کے خاص پیاروں میں شامل ہو۔ سو آیئے دیکھیں کہ حضور علیہ السلام کے وہ کون سے کام تھے جن میں معاونت کر کے ہم آپ کی خاص محبت اور پیار سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ ذیل میں خود حضورؑ ہی کے مبارک الفاظ میں ان عظیم کاموں میں سے چند ایک درج کئے جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

☆...... "اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی۔ یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں"۔

☆...... "میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں"۔

☆...... "خدائے تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریک پاکر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے تا کہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرنے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملے سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں"۔

☆...... "وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں .... اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں"۔

☆...... "خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں۔ اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اسکی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں"۔

☆...... "یہ عاجز تو محض اسی غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔ اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے"۔

☆...... "میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے"۔

☆...... "عیسیٰ مسیح ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ مسلمانوں کو وحشیانہ حملوں اور خونریزیوں سے روک دوں .... اور محمد مہدی ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ خدائی توحید کو دنیا میں دوبارہ قائم کروں"۔

☆...... "یہ عاجز بھی اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے تا قرآن شریف کے احکام بہ وضاحت بیان کر دیوے"

☆...... "خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعتِ دین کے اور دلائل اور براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں وہ امم سابقہ میں سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ .... سو چونکہ خداوند کریم نے اسباب خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانہ میں اس خاکسار کو پیدا کیا ہے جو اتمام خدمت تبلیغ کے لئے نہایت ہی معین و مددگار رہے"۔

☆...... "یہ وقت تکمیل اشاعت ہدایت کا ہے"۔

☆...... "اس زمانہ کے عیسائیوں پر گواہی دینے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ تا میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ ابن مریم کو خدا ٹھہرانا ایک باطل اور کفر کی راہ ہے"۔

☆...... "ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکاید کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں"۔

☆...... سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں .... اور یہی کام ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں"۔

یہ کام نہایت مبارک اور بہت عظیم الشان ہیں۔ اگرچہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنفس نفیس تو ہم میں موجود نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے وعدوں اور بشارات کے مطابق خلافت حقہ کا بابرکت نظام ہمیں عطا فرمایا ہے اور ہمارے لئے آج بھی یہ دروازہ کھلا ہے کہ ہم حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مقدس خلیفہ کے حضور پورے صدق اور اخلاص اور وفا کے ساتھ اپنی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں کو خادمانہ طور پر پیش کرتے ہوئے اور آپ کے ان عظیم الشان کاموں میں آپ کے معین و مددگار بنتے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہوں جو مسیح الزمان حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت پیارے تھے اور یوں، ہم آپ کی خصوصی دعاؤں اور توجہات روحانیہ سے فیضیاب ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مورد بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے سچے خدمت گاروں اور مددگاروں میں شامل فرمائے۔

۞۞۞۞......۞۞......۞۞۞۞

شُد تضرّع کارِ اُو پیشِ خدا لیل و نہار

(آنحضرت ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم نعتیہ کلام سے بعض اشعار

جانِ خود دادن پئے خلقِ خدا در فطرتش — جاں نثار خستہ جاناں بیدلاں را غمگسار
اندراں وقتیکہ دنیا پر زشرک و کفر بود — ہیچ کس راخوں نہ شُد دل، جز دلِ آں شہریار
ہیچ کس از خُبثِ شرک و رجسِ بُت آگہ نشد — ایں خبر شد جانِ احمدؐ را کہ بود از عشق زار
کس چہ میداند کز اں نالہ ہا باشد خبر — کاں شفیعے کرد از بہرِ جہاں در کنجِ غار
من نمیدانم چہ دردے بود و اندوہ و غمے — کاندراں غارے در آورد ش حزین و دلفگار
نَے ز تاریکی توحّش نے ز تنہائی ہراس — نَے زمُردن غم نہ خوفِ کژدم و نَے بیمِ مار
کشتۂ قوم و فدائے خلق و قربانِ جہاں — نَے بجسمِ خویش میلش نَے بنفسِ خویش کار
نعرہ ہا پُر درد مے زد از پئے خلقِ خدا — شُد تضرّع کارِ اُو پیشِ خدا لیل و نہار
سخت شورے بر فلک اُفتاد زاں عجز و دعا — قدسیاں را نیز شد چشم از غمِ آں اشکبار
آخر از عجز و مناجات و تضرّع کردنش — شُد نگاہِ لطفِ حق بر عالمِ تاریک و تار
درجہاں از معصیت ہا بُود طوفانِ عظیم — بود خلق از شرک و عصیاں کور و کر در ہر دیار
ہمچو وقتِ نوح دُنیا بود پُر از ہر فساد — ہیچ دل خالی نبود از ظلمت و گرد و غبار
مر شیاطین را تسلّط بود بر ہر روح و نفس — پس تجلّی کرد بر رُوحِ محمدؐ کردگار
منّتِ او بر ہمہ سرخ و سیاہے ثابت است — آنکہ بہرِ نوعِ انساں کرد جانِ خود نثار

ترجمہ: مخلوق الٰہی کے لئے جان دینا اس کی فطرت میں ہے۔ وہ شکستہ دلوں کا جانثار اور بیکسوں کا ہمدرد ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ دنیا کفر و شرک سے بھر گئی تھی سوائے اس بادشاہ کے اور کسی کا دل اس کے لئے غمگین نہ ہوا۔ کوئی بھی شرک کی نجاست اور بتوں کی گندگی سے آگاہ نہ تھا۔ صرف احمدؐ کے دل کو یہ آگاہی ہوئی جو محبت الٰہی سے چور تھا۔ کون جانتا ہے اور کسے اس آہ وزاری کی خبر ہے؟ جو اُس شفیع نے تمام جہان کے لئے غار حرا میں کی۔ میں نہیں جانتا کہ کیا درد غم اور تکلیف تھی جو اسے غم زدہ کر کے اس غار میں لاتی تھی۔ نہ اسے اندھیرے کا خوف تھا نہ تنہائی کا ڈر، نہ مرنے کا غم نہ سانپ بچھو کا خطرہ۔ وہ کشتۂ قوم، فدائے خلق اور اہل جہان پر قربان تھا۔ نہ اسے اپنے تن بدن سے کچھ تعلق تھا نہ اپنی جان سے کچھ کام۔ خدا کی مخلوق کے لئے دردناک آہیں بھرتا تھا اور خدا کے سامنے رات دن گریہ وزاری اس کا کام تھا۔ اس کے عجز و دعا کی وجہ سے آسمان پر سخت شور برپا ہو گیا۔ اور اس کے غم کی وجہ سے فرشتوں کی آنکھیں بھی غم کے مارے اشکبار ہو گئیں۔ آخر کار اس کی عاجزی، مناجات اور گریہ وزاری کی وجہ سے خدا نے تاریک و تار دنیا پر مہربانی کی نظر فرمائی۔ جہان میں بدعملیوں کا خطرناک طوفان بپا تھا اور ہر ملک میں لوگ شرک اور گناہوں کے مارے اندھے ہو رہے تھے۔ دنیا نوح کے زمانے کی طرح ہر قسم کے فسادوں سے بھر گئی تھی۔ کوئی دل بھی ظلمت اور گرد و غبار سے خالی نہ تھا۔ ہر روح اور ہر نفس پر شیاطین کا ہی قبضہ تھا۔ تب خدا تعالیٰ نے محمدؐ کی روح پر تجلی فرمائی۔ تمام گوری اور کالی قوموں پر اس کا احسان ثابت ہے۔ وہ جس نے نوع انسانی کے لئے اپنی جان قربان کر دی۔ (درثمین فارسی)

احمدیت۔ ایک الٰہی تحریک

(اس بیان پر تبصرہ جس میں علامہ اقبال نے احمدیت کو ایک ڈرامہ قرار دیا تھا)

(شیخ عبدالماجد ۔ لاہور)

سر اقبال ، احمدیت کے خلاف، پنڈت جواہر لال نہرو کے نام اپنے طویل مضمون (۲۳ ؍جنوری ۱۹۳۶ء) میں لکھتے ہیں:

"The life history of nations shows that when tide of life in a people begins to ebb, decadence itself becomes a source of inspiration, inspiring their poets ,philosophers, saints, statesmen, and turning them into a class of apostles whose sole ministry is to glorify, by the force of a seductive art or logic,all that is ignoble and ugly in the life of their people.These apostles unconsciously clothe despair in the glittering garment of hope, undermine the traditional values of conduct and thus destroy the spiritual virility of those who happen to be their victims. One can only imagin the rotten state of people's will who are, on the basis of divine authority, made to accept their political environment as final, Thus all the actors who participated in the drama of Ahmadism were, I think only innocent instruments in the hands of decadence."

"اقوام کی تاریخ خیالات بتاتی ہے کہ جب کسی قوم کی زندگی میں انحطاط شروع ہو جاتا ہے تو اس قوم کے شعراء ، فلاسفر ، اولیاء اور مدبرین اس سے متاثر ہو جاتے ہیں اور مبلغین کی ایک ایسی جماعت وجود میں آ جاتی ہے جس کا مقصد واحد یہ ہوتا ہے کہ منطق کی سحر آفرین قوتوں سے اس قوم کی زندگی کے ہر اس پہلو کی تعریف و تحسین کی جائے جو نہایت ذلیل ہوتا ہے۔ یہ مبلغین، غیر شعوری طور پر مایوسی کو امید کے درخشاں لباس میں چھپادیتے ہیں۔ کردار کے روایتی اقدار کی بیخ کنی کرتے ہیں اور اس طرح ان لوگوں کی روحانی قوت کو مٹادیتے ہیں جو ان کا شکار ہوتے ہیں ...... میرے خیال میں وہ تمام ایکٹر جنہوں نے احمدیت کے ڈرامے میں حصہ لیا ، زوال و انحطاط کے ہاتھوں محض معصوم کٹھ پتلی بنے ہوئے تھے"۔

زوال کے نتیجہ میں کٹھ پتلی مبلغین

اگر سر اقبال کا مطلب یہ ہے کہ زوال و انحطاط کے نتیجہ میں صرف ایسے مبلغین پیدا ہوتے ہیں جو کردار کی بیخ کنی کرتے اور لوگوں کی روحانی قوت کو فنا کرنے والے ہوتے ہیں اور شدید زوال کے نتیجہ میں اس انحطاط کو دور کرنے والے مصلحین پیدا نہیں ہوتے تو واضح ہو کہ سر اقبال کا نظریہ درست نہیں۔ جب دیانت و امانت کی صفات ناپید ہو جائیں ہر طرف ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا نظارہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس فساد کو دور کرنے کے لئے اپنے فرستادے بھی دنیا میں مبعوث کرتا ہے جو دنیا کے شبہات کو دور کر کے ان میں روحانی قوت پیدا کرتے ہیں اور ان کے کردار اور افعال اور قویٰ میں ایک نور بھر دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام لکھتے ہیں:

"اسلام مردہ مذہب نہیں تا یہ کہا جائے کہ اس کی سب برکات پیچھے رہ گئی ہیں اور آگے خاتمہ ہے۔ اسلام میں بڑی خوبی یہی ہے کہ اس کی برکات ہمیشہ اس کے ساتھ ہیں اور وہ صرف گزشتہ قصوں کا سبق نہیں دیتا بلکہ موجودہ برکات پیش کرتا ہے۔ دنیا کو برکات اور آسمانی نشانوں کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ پہلے تھیں اور اب نہیں ہیں۔ ضعیف اور عاجز انسان جو اندھے کی طرح پیدا ہوتا ہے ہمیشہ اس بات کا محتاج ہے کہ آسمانی بادشاہت کا اس کو کچھ پتہ لگے اور وہ خدا جس کے وجود پر ایمان ہے اس کی ہستی اور قدرت کے کچھ آثار بھی ظاہر ہوں۔ پہلے زمانہ کے نشان، دوسرے زمانہ کے لئے کافی نہیں ہو سکتے کیونکہ خبر، معائنہ کی مانند نہیں ہو سکتی اور امتداد زمانہ سے خبریں ایک قصہ کے رنگ میں ہو جاتی ہیں۔ ہر یک نئی صدی جو آتی ہے تو گویا ایک نئی دنیا شروع ہوتی ہے اس لئے اسلام کا خدا جو سچا خدا ہے، ہر یک نئی دنیا کے لئے نئے نشان دکھلاتا ہے اور ہر یک صدی کے سر پر اور خاص کر ایسی صدی کے سر پر جو ایمان اور دیانت سے دور پڑ گئی ہے اور بہت سی تاریکیاں اپنے اندر رکھتی ہے، ایک قائم مقام نبی کا پیدا کر دیتا ہے جس کے آئینۂ فطرت میں نبی کی شکل ظاہر ہوتی ہے اور وہ قائم مقام نبیٔ متبوع کے کمالات کو اپنے وجود کے توسط سے لوگوں کو دکھلاتا ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام ۔ روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۲۲۵،۲۲۷)

پس احمدیت اسلام کی اسی خوبی کا پرتو ہے جو اسلام کے رخساروں کو بروقت سرخی عطا کرنے کے لئے ایک الٰہی منصوبہ کے تحت برپا ہوئی ہے۔ یہ زوال و انحطاط کے دور میں الٰہی نور کی شمعیں لے کر دنیا کے تاریک گوشوں کو منور کرنے کے لئے معرض وجود میں آئی ہے۔ مٹی ہوئی روحانی قوت کا احیاء اور اعلیٰ کردار کی تشکیل اس کا نصب العین ہے۔ یہ زوال و انتشار سے متاثر ہونے والے شعراء اور فلاسفروں کا گروہ نہیں بلکہ یہ ان کے اثرات کو ملیا میٹ کرنے والوں کی جماعت ہے۔

☆......☆......☆

سر اقبال لکھتے ہیں:

"۱۷۹۹ء میں اسلام کا سیاسی زوال اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ اسلام کی اندرونی طاقت کا اس واقعہ سے بڑھ کر کیا ثبوت مل سکتا ہے کہ اس نے فوراً ہی محسوس کر لیا کہ دنیا میں اس کا موقف کیا ہے۔ انیسویں صدی میں سر سید احمد خان ، سید جمال الدین افغانی اور مفتی عالم جان (ایسے مصلحین) پیدا ہوئے"۔

پھر لکھتے ہیں:

"ان مصلحین نے مسلمانوں کے فکر و تاثر کی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا۔ یہ لوگ جرأت کے ساتھ میدان عمل میں کود پڑے۔ ہمارے زمانہ میں کسی شخص نے روح اسلام میں اس قدر تڑپ پیدا نہیں کی جس قدر ان مصلحین نے کی"۔

سر اقبال کے ان ارشادات سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جب زوال و انحطاط انتہا کو پہنچ جائے تو اس کے ہاتھوں کٹھ پتلی وجود ہی پیدا نہیں ہوتے بلکہ ایسے مصلحین کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو اس زہر کے لئے تریاق مہیا کریں، قوم کے دلوں سے مردنی دور کریں، ان کی قوت ایمانی اور قوت ارادی کو مضبوط کریں۔

ہمارے نزدیک جب ایمان اٹھ چکا تھا، مسلمانوں کے دل مردہ ہو چکے تھے، مایوسی کا وہ عالم تھا جس کی نظیر نہ بنوامیہ کی تباہی میں نظر آتی ہے نہ عباسیہ کی بربادی میں اور نہ سپین میں اسلامی شوکت کے زوال کے وقت دکھائی دیتی ہے۔ قوت عمل زائل ہو چکی تھی۔ ایسے وقت میں اس بات کی ضرورت تھی کہ کوئی ایسا شخص پیدا ہو جو اس مایوسی کی لہر کو مٹادے۔ اور قوم کو پھر اس امید اور یقین اور ایمان و عرفان کا درس دے جس کی بدولت وہ عرب کے صحراء سے نکل کر سپین سے لے کر چین تک اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے پہنچ گئے تھے اور یہ فرستادۂ حق اپنے نبی متبوع کے کمالات اپنے وجود کے توسط سے لوگوں کو دکھلائے۔

اس عالمگیر یاس اور اشد ضرورت کے وقت خدا نے اسلام کے متعلق اپنے وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ (کہ ہم نے یہ ذکر اتارا ہے اور ہم ہی اُس کے محافظ ہیں) کو یاد کیا اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو چودھویں صدی کے سر پر امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر بھیجا۔ آپؑ نے آتے ہی اس مایوس قوم کو بشارت دی کہ سنو!

اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور اسی نے ضرورت کے وقت مجھے بھیجا ہے۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ اب میرے ذریعہ اسلام کی روحانی قوت کا مظاہرہ ہوگا۔ چنانچہ فرمایا:

"ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنسی اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں"۔

(ملفوظات جلد اول مطبوعہ لندن صفحہ ۵۹۔۶۰)

آپؑ نے اعلان کیا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ خدائی وعدہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے ماتحت دین اسلام کو کل ادیان پر غالب کر کے دکھلاؤں۔ اگرچہ اسلام کا ظاہری سیاسی غلبہ اسوقت مٹ چکا ہے مگر اسلام کے روحانی غلبہ کا وقت آ گیا ہے۔ یہی وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام دیگر ادیان پر تین صدیوں میں غالب کر دے گا خواہ وہ ادیان، یہودیوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں اور سکھوں اور بدھوؤں وغیرہ کے ہوں اور خواہ وہ مادہ پرستی، بالشوازم، فاشزم، نازی ازم وغیرہ کی شکل میں دنیا کی آنکھوں کو چکاچوند کرنے والے ادارے ہوں۔

ذرا یہ ایمان افروز تحریر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:

"یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں، کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا............اس کشتی کا ناخدا، خداوند تعالیٰ ہے ....وہ ہمیشہ اس کو طوفان اور باد مخالف سے آپ بچاتا رہے گا جیسا کہ فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ"۔

(آئینہ کمالات اسلام ۔روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۲۵۴ تا ۲۶۰ حاشیہ)

غرض حضرت مرزا صاحب نے زندہ خدا پر ایمان کو مسلمانوں کے قلوب میں دوبارہ قائم کیا اور اس کی نصرت اور حفاظت کے وعدوں کے پورا ہونے کی خوشخبری سنا کر اس مایوسی کی لہر کو مٹا دیا جو مسلمانوں کے قلوب پر مسلط ہو چکی تھی۔ جس سے ان کے اندر کام کرنے کی قوت دوبارہ جاگ اٹھی۔ پھر آپ نے ایمان کو عملی رنگ اور قربانی کی شکل میں بدلنے کے لئے "دین کو دنیا پر مقدم رکھنے" کا عہد لیا تا ان میں وہ قومی کیریکٹر پیدا ہو جس سے قومیں بنتی اور زندہ ہوتی ہیں۔ جن لوگوں نے مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی، ان کے قلوب غلبۂ اسلام کے بارے میں اس قدر امید اور یقین و عرفان سے بھر گئے کہ وہ اس مقصد کے لئے شب و روز ہر طرح کی تکلیفیں اٹھانا اپنے لئے راحت سمجھتے اور ہر طرح کی قربانی مالی و حالی کرنے میں ایک روحانی لذت محسوس کرنے لگے۔

(تلخیص از مجدد اعظم جلد نمبر ۲)

قارئین کرام ! حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی ایمان افروز تحریروں سے آپ نے اندازہ کر لیا ہوگا کہ حضرت کے نزدیک احیاء اسلام کا کام اب کسی جمال الدین افغانی ، سر سید، مفتی عالم جان وغیرہ کے بس کی بات نہیں ۔ یہ عظیم الشان

مہم سر ہو گی تو صرف اسی پاک وجود کے ذریعہ جسے الٰہی منصوبہ کے مطابق، اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا علم دے کر، مسیح و مہدی بناکر اور قلمی اسلحہ پہنا کر میدان کارزار میں اتارا گیا ہے۔

☆......☆......☆

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مندرجہ بالا ایمان افروز تحریریں ۱۸۹۳ء کی ہیں۔ ۳۳سال بعد ۱۹۲۶ء کے اواخر میں جب علامہ اقبال لاہور کے ایک حلقہ سے الیکشن لڑ رہے تھے آپ نے ایک الیکشن جلسہ میں اسی آیت لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ کا حوالہ دے کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غلبہ دین کے اس وعدہ کی بناپر میرا یقین ہے کہ انجام کار اسلام کی قوتیں کامیاب و فائز ہونگی۔(بحوالہ زندہ رود صفحہ ۳۰۲)

اسلامی طاقتیں کیسے کامیاب ہونگی، کس وجود کے ذریعہ ہونگی، کتنے عرصہ میں کامیابی ہوگی، تائید ات الٰہی کی کیا صورت ہوگی۔ اقبال کا بیان ان تمام ضروری امور سے خالی ہے۔

☆......☆......☆

افغانی تحریک اور جماعت احمدیہ

ہم ناپسند کرتے ہیں کہ ایک مامور من اللہ کی تحریک کا مقابلہ کسی غیر مامور کی تحریک سے کیا جائے مگر سر اقبال کے بیان کی وجہ سے چونکہ تقابل کا سوال اٹھ کھڑا ہوا ہے اس لئے بامر مجبوری دو ایک پہلوؤں سے سید جمال الدین افغانی کی معرکہ آرائیوں سے موازنہ و مقابلہ کرنا پڑا ہے۔

سید جمال الدین افغانی نے اتحاد ممالک اسلامیہ کے لئے جو کام کیا یا اسلامی بلاک کی جو تجویز پیش کی وہ بلاشبہ لائق تحسین ہے۔ سر اقبال نے انہیں مجدد وقت قرار دیا ہے مگر عالم اسلام کے بلاک کی جو تصویر ان کی نگاہوں کے سامنے ابھری تھی ابھی تک اس کے دھندلے آثار بھی نمودار نہیں ہوئے بلکہ ایک دوسرے پر حملے کر کے بعض مسلم ممالک نے یہ خواب چکنا چور کر دیا ہے۔

مسلمانوں کی دنیاوی شان و شوکت کو ہی سب کچھ سمجھنے والوں کو یہ پہلو بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ اگر مسلم ممالک کا اسلامی بلاک معرض وجود میں آگیا تو چونکہ مسلمان دنیا کی آبادی کا اندازاً پانچواں حصہ ہیں اس لئے صرف اتنے معمولی حصہ پر مسلمانوں کی حکومت ہوگی اور وہ بھی ایسے متفرق الذہن مسلمانوں کی جو ایک دوسرے کو کافر سمجھتے اور کہتے ہونگے۔ یہ سکیم بہرحال ساری دنیا پر غلبہ اسلام کی کسی صورت ضامن نہیں ہو سکتی۔

غلبۂ اسلام کی الٰہی سکیم

اس کے برعکس حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ جس الٰہی سکیم کا بیج بویا گیا وہ یہ ہے کہ امام مہدی اور ان کے خلفاء کی نگرانی میں تبلیغ اسلام کا فریضہ دنیا بھر میں سرانجام دیا جائے۔ اس منصوبہ پر عمل ہو گا تو اس کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کا کام انشاء اللہ پایۂ تکمیل تک پہنچے گا۔ اس مہم کی کامیابی کے نمایاں اثرات نظر آرہے ہیں۔

پہلی برگزیدہ ہستی

حضرت مرزا صاحب ہی وہ پہلی برگزیدہ ہستی ہیں جنہوں نے تبلیغ اسلام کے اس کام کو جو مدتوں سے بند ہو چکا تھا جاری کیا۔ آپ کی بعثت سے پہلے تبلیغ کے کام سے مسلمان بالکل غافل ہو چکے تھے۔ اپنے ارد گرد کے لوگوں کو کبھی کوئی مسلمان تبلیغ کر لیتا تو کر لیتا لیکن تبلیغ کو باقاعدہ طور پر کرنا مسلمانوں کے ذہن میں نہیں تھا اور مسیحی ممالک میں تبلیغ کو تو بالکل ناممکن خیال کیا جاتا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے سر اقبال کی پیدائش سے قریباً سات سال پہلے ۱۸۷۰ء میں اس کام کی طرف توجہ دی اور سب سے پہلے خطوط کے ذریعہ سے اور پھر اشتہارات کے ذریعہ سے یورپ کے لوگوں کو اسلام کے مقابلہ کی دعوت دی اور بتایا کہ اسلام اپنے محاسن میں تمام مذاہب سے بڑھ کر ہے۔ اگر کسی مذہب میں ہمت ہے تو اس کا مقابلہ کرے۔

آج دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے متعدد مشن کام کر رہے ہیں اور تعجب ہے کہ ۱۸۷۰ء سے لے کر اب تک صرف آپ ہی کی جماعت اس کام کو منظم رنگ میں کر رہی ہے۔

احمدیہ جماعت کی بنیاد الٰہی بشارتوں پر ہے

حضرت مرزا صاحب نے اس کام کی بنیاد الٰہی بشارتوں پر رکھی۔ یہ منصوبہ سید جمال الدین افغانی کے منصوبہ کی طرح نہیں جس کے دھندلے سے آثار بھی کہیں نظر نہیں آرہے اور سب کچھ گرد و غبار میں اٹا پڑا دکھلائی دیتا ہے۔(زندہ رود صفحہ ۲۶۳ تصنیف جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال) بلکہ یہ الٰہی تحریک ایسے حقائق و شواہد لئے کھڑی ہے جس کے آثار ساری دنیا کی نظروں کو چکا چوند کر رہے ہیں۔

جب ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق نے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے لئے وطن عزیز میں ایسے حالات پیدا کر دئے کہ آپ پاکستان میں رہ کر عالمی جماعت ہائے احمدیہ کی نگرانی کا کام سرانجام نہ دے سکیں تو آپ ہجرت کر کے انگلستان تشریف لے گئے اور اب وہاں سے دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کرنے والے مشنوں کی نگرانی و راہنمائی کا فریضہ ادا فرما رہے ہیں۔ ساتھ ہی آپ اس ایمان سے جو نبوت کا فیض ہے انسانیت کی خدمت اور تہذیب کی تشکیل و تعمیر نو کا کام بھی کر رہے ہیں جس کے اہم عناصر اخلاق، رحم دلی اور انصاف ہیں۔ یہ دراصل مغربی تہذیب و تمدن کا مقابلہ ہے اور جس جرأت، اعتماد اور یقین کے ساتھ یہ مقابلہ ہو رہا ہے تاریخ عالم میں آج تک اس انداز اور اس وسعت سے کسی کو اس کام کی توفیق نہیں ملی۔

اعداد و شمار کی زبان میں

لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ (تمام ادیان باطلہ پر اسلام کے غلبہ) کے الٰہی وعدہ اور بشارت کی کامیابی کے آثار کا اندازہ لگانے میں گزشتہ پانچ چھ سال کے درج ذیل اعداد و شمار ممد ثابت ہو سکتے ہیں۔

۱۹۹۳ء

یکم اگست ۱۹۹۳ء کو مذہبی دنیا کا ایک زبردست اور حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا جبکہ انگلستان میں دنیا بھر کی ۱۱۵ قوموں کے دو لاکھ چار ہزار تین سو آٹھ (۲۰۴،۳۰۸) افراد نے ڈش انٹینا کے ذریعے مواصلاتی سیاروں کے رابطے سے کلمہ طیبہ پڑھ کر حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے دین حق اسلام احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔

۱۹۹۴ء

جبکہ ۳۱ر جولائی ۱۹۹۴ء کو ۹۳ ممالک کی ۱۵۵ قوموں کے ۲۰۱ زبانیں بولنے والے چار لاکھ ۲۱ ہزار ۷۵۳ افراد نے انگلستان کے جلسہ کے تیسرے روز حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

باقی سالوں میں بیعت کنندگان کے اعداد و شمار

سال	تعداد بیعت کنندگان
۱۹۹۵ء	۸ لاکھ ۴۷ ہزار ۷۲۵
۱۹۹۶ء	۱۶ لاکھ ۲ ہزار ۷۲۱
۱۹۹۷ء	۳۰ لاکھ ۴ ہزار ۵۸۵
۱۹۹۸ء	۵۰ لاکھ ۴ ہزار ۵۹۱
۱۹۹۹ء	ایک کروڑ ۸ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۲۶

وہ لوگ جنہوں نے "آنے والے مرد آسمانی" کو قبول کیا ان کی تبلیغی مہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی برکات و ثمرات سے ہمکنار ہوتی چلی جا رہی ہے اور امام جماعت احمدیہ ہر سال کرہ ارض کے مختلف ملکوں کے لئے بیعت کا ایک ٹارگٹ مقرر کرتے ہیں۔

غرض مذکورہ اعداد و شمار اس امر کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ یہ الٰہی منصوبہ ہے۔ دیگر تحریکوں یا سر اقبال کے مجدد جمال الدین افغانی کے منصوبہ کی طرح کوئی کاغذی سکیم نہیں ہے اور غلبۂ اسلام کا دعویٰ کوئی ڈرامائی یا افسانوی دعویٰ نہیں ہے۔

مسلمانوں کا سر فخر سے بلند ہوگیا

اقبالیات کے مشہور ماہر، اقبال اکیڈمی کے سابق ڈائریکٹر جناب بی۔ اے۔ ڈار حضرت مرزا صاحب کی تبلیغی سرگرمیوں کے ایمان افروز نتائج کا اعتراف کرتے ہوئے اس امر کا خاص طور پر ذکر کرتے ہیں کہ آپ کی جماعت کی مساعی سے کس طرح مایوس، شکست خوردہ اور زوال و انحطاط کی ماری ہوئی مسلمان قوم کے دلوں کو سہارا ملا۔ اور ان کا سر دنیا میں فخر سے بلند ہو گیا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"انیسویں صدی کے آخری عشرے میں ...... آریہ سماجی اور عیسائی مبلغین نے مہم شروع کر رکھی تھی ...... مسلمانوں میں سے اس کا جواب بڑی عمدگی سے سرانجام دینے کا کام مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ذمہ لیا۔ اور بلاشبہ عام مسلمانوں نے اس کارکردگی کو فخر کے ساتھ محسوس کیا۔ جب برعظیم کے مسلمانوں کو یہ معلوم ہوا کہ خود انگلستان میں احمدیوں نے مرکز قائم کیا ہے جہاں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے اور پھر کئی ایک انگریز، مسلمان بھی ہو گئے تو اس پر انہیں فخر سے سر اونچا کرنے کا موقع میسر آیا۔

وہ قوم جو مدتوں سے مقہور اور شکست خوردہ ہو چکی تھی ایسی خبریں سن سن کر اس کی خوشی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی دور کا قصہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسائی دنیا کو للکارا ؎

آؤ! عیسائیو! ادھر آؤ
نور حق دیکھو راہ حق پاؤ
جس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں
کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ

جب عیسائیوں کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو پھر مرزا صاحب نے کہا ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہرچند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے"

(اقبال اور احمدیت صفحہ ۱۸۲)

مغربی علماء کی تلواروں کو کند کردیا

اسی طرح ممتاز محقق و نقاد جناب شیخ محمد اکرام اپنی کتاب "موج کوثر" (ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور) میں لکھتے ہیں:

"........... احمدیہ مبلغوں کے جوابی حملوں نے (مشنریوں اور مغربی علماء کے اسلام پر اعتراضوں) کو کند کر دیا اور اب اس بات کا ڈر بہت کم تھا کہ ان (غیر مسلم مشنریوں) کی وجہ سے مسلمان مرتد ہو جائیں گے یا دوسری قومیں ہمیں بنظر حقارت دیکھیں گی"۔

(بارھواں ایڈیشن صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ ۱۹۸۴ء)

حضرت مرزا صاحب کی جیتی جاگتی تنظیم

ایک مسلم نقاد کی نظر میں

تقسیم ہند کے بعد لکھنؤ سے مرکز احمدیت قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) جا کر برصغیر پاک و ہند کے ممتاز انشاء پرداز و محقق و نقاد نیاز فتح پوری نے جماعت احمدیہ کے متعلق خاموش مطالعہ کر کے جو تاثرات اپنے ماہنامہ "نگار" میں شائع کئے۔ ان کے دو ایک اقتباس ملاحظہ ہوں۔ جو لوگ غیر جانبداری سے تحریک احمدیہ کا جائزہ لیتے ہیں وہ اس امر کا برملا اعتراف کرتے ہیں کہ تحریک احمدیہ کے افراد نہ جمود کا شکار ہیں اور نہ ان کی روحانی قوت کو کوئی گزند پہنچی ہے بلکہ عالم اسلام میں اگر کوئی جماعت باکردار، متحرک اور فعال ہے اور اپنی منزل کی طرف تیزی سے رواں دواں ہے تو وہ

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت اور غیرت کے نام پر شرپسند مُلّاؤں کی عیسائیوں کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف شرارت اور فتنہ انگیزی کی نئی مہم

ان مولویوں کی حضرت عیسیٰ سے محبت جھوٹی اور فساد کی محبت ہے
حضرت محمد مصطفی ﷺ کے لئے اصل غیرت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی

ہمارے مخالف کوئی ایسی بات دکھائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الزامی جواب کے طور پر لکھی ہو اور انجیل میں موجود نہ ہو

عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۷ر اپریل ۲۰۰۰ء بمطابق ۷ر شہادت ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ . وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ . يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾۔(سورة الصف آيات ۸،۹)

ان کا ترجمہ یہ ہے: اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے حالانکہ اُسے اسلام کی طرف بلایا جارہا ہو۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے مونہہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھادیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر پسند نہ کریں۔

یہ سورة الصّف کی وہ آیات ہیں جن کی بارہا پہلے بھی تلاوت کی جاچکی ہے۔ اور ان کے متعلق بہت سے اشکالات بھی دور کئے جاچکے ہیں۔ مگر تفصیل میں اب یہاں دوبارہ نہیں جاؤں گا، صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کا ایک نام احمد بھی درج ہے بائبل میں اور اس پہلو سے آپ کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نام بھی احمد ہے لیکن آپ کو اسلام کی طرف نہیں بلایا جاتا تھا۔ اس لئے یہ تفریق ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے یعنی یہ جو خدا تعالیٰ کا خاص استعمال ہے لفظ احمد کا، یہ ایک معنوں میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر اولیت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے ثانوی معنے، دوسرے بعد میں ظاہر ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے ظہور کے وقت آپ کی احمدی شان دنیا نے دیکھی اور اس وقت کے پرانے بزرگوں اور مجددین نے یہ لکھا ہوا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احمدی شان اس کے ذریعہ ظاہر ہوگی اور اس وقت محمدی شان یعنی جلالی شان ہے، وہ عروج کر جائے گی۔

تو یہ چونکہ حکمت کی باتیں ہیں اس لئے علماء اس سے بے خبر ہیں اور جن مقامات پر تعریف ہونی چاہئے وہاں نہایت بدتمیزی اختیار کرتے ہیں۔ تو ان آیات کے تعلق میں اب میں نے یہ آج کے خطبہ کا مضمون چنا ہے اور وہ یہ ہے کہ علماء جو آج کل کے علماء کہلاتے ہیں یہ احمدیت کی ترقی سے بہت جل رہے ہیں، آگ لگی ہوئی ہے ان کے اندر اور جب سے فوجی حکومت پر انہوں نے قبضہ کیا ہے اور پیر تسمہ پا کی طرح فوج کے اوپر چڑھ بیٹھے ہیں اس وقت سے ان کا دماغ تکبر کی وجہ سے بالکل ہی پاگل ہو گیا ہے اور احمدیت پر وہ الزام لگا رہے ہیں جو لگ سکتے ہی نہیں لیکن آج کل ایک ایسی مہم شروع کی ہوئی ہے جیسے باسی کڑھی میں ابال آجائے۔ پہلے بھی وہ مہم شروع کی گئی تھی اور جماعت کی طرف سے اس کا مؤثر جواب تمام دنیا میں پھیلایا جاچکا ہے مگر اب چونکہ ایک جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے نیا وبال اٹھا ہے اس لئے میں پہلے ان الزامات کا جو بڑے بھیانک الزامات نظر آتے ہیں تذکرہ پاکستانی اخبار 'اوصاف' کے حوالے سے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

آپ سنیں گے تو حیران ہونگے کہ یہ کس احمدیت کا ذکر ہے جو احمدیت ہماری گھٹی میں پلائی گئی ہے وہ تو یہ باتیں نہیں۔ مگر چونکہ ان کو بہانہ چاہئے تھا عیسائیوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اور جیسا کہ وہاں کے عیسائی ہیں آپ سب لوگ جانتے ہیں وہ ان کے دھوکہ میں آجاتے ہیں اور انہوں نے مل کر اس دفعہ عیسائیوں کے ساتھ شامل ہو کر تحریک شروع کی ہے۔ تو سب سے پہلے تو میں 'اوصاف' اخبار ایک چیتھڑا ہے اس کے حوالے سے جو خبریں شائع ہوئی ہیں وہ پڑھ کے سناؤں گا۔

۲۷ر مارچ ۲۰۰۰ء جو اہم نکات انہوں نے پیش کئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے متعلق وہ یہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں عیسیٰ شرابی جھوٹے اور بدزبان تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے بقول حضرت عیسیٰ کو نعوذ باللہ گالیاں دینے اور جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ آپ نے انجیل یہود کی کتاب طالمود سے چوری کر کے لکھی اور آپ بیماری یا پرانی عادت کی وجہ سے شراب پیتے تھے۔ عیسائیوں نے آپ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰة والسلام کے بہت سے معجزات لکھے ہیں لیکن آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں، ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا اور اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کر لیا۔ حضرت عیسیٰ کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار عورتیں تھیں۔ یہ خلاصہ ہے ان کی مہم کا جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے خلاف شروع کی ہوئی ہے کہ اس قدر سخت بدزبانی انبیاء کے متعلق کی ہے کہ ہم کسی قیمت پہ نبیوں کی ہتک برداشت نہیں کر سکتے۔ اب آگے تفصیل سنئے۔

"قادیانیوں نے شر انگیز کتابوں کے ذریعے عیسائی نوجوانوں کو ورغلانا شروع کر دیا۔ عیسائی مشنری ادارے قادیانیوں کے وار سے ابھی تک بے خبر ہیں"۔ اب عیسائی مشنری ادارے بے خبر ہیں ان مولویوں کو کیسے خبر ہوگئی ہے یہ عجیب بات ہے اور عیسائیوں میں تبلیغ کو روکنے کے لئے چونکہ بہت سے عیسائی پاکستان میں احمدی ہوئے ہیں اس لئے اس تبلیغ کو روکنے کے لئے دراصل جوش اٹھا ہے۔ وہ کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو دھکیل کر پھر جماعت سے دور کر دیا جائے۔ لکھتا ہے "قادیانیوں نے اپنے جعلی نبی مرزا غلام احمد کی ایسی کتابیں وسیع پیمانے پر شائع کر کے امریکہ، یورپ اور دیگر ممالک میں پھیلا دی ہیں جن میں عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف انتہائی توہین آمیز اور گستاخانہ زبان استعمال کر کے دنیائے عیسائیت کے جذبات مجروح کئے گئے ہیں"۔

اب یہ کیسا تضاد ہے ان کی باتوں میں۔ اگر جماعت مغربی ممالک میں پھیلنا چاہتی ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰة والسلام کے تعریفی کلمات شائع کرنے چاہئے تھے۔ یہ عجیب ان مولویوں کو سوجھی ہے کہ جماعت نے از خود تمام عیسائی دنیا میں جو ان کا شکار ہے، دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عیسائیت احمدیت کی طرف مائل ہو رہی ہے، بڑے بڑے ترقی یافتہ عیسائی ممالک میں بھی کثرت سے عیسائی احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں، تو گویا اپنی تبلیغ روکنے کی خاطر جماعت نے نہایت توہین آمیز لٹریچر عیسیٰ علیہ الصلوٰة والسلام کے خلاف ان سارے ممالک میں شائع کر کے پھیلا دیا ہے۔ گدھے کے سر پہ سینگ نہیں ہوتے مگر یہ وہ گدھے ہیں جن کے اندر دماغ کوئی نہیں۔ ایسی احمقانہ باتیں کرنے والی قوم ہے کہ سوائے اس کے میں اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے صحیح لقب سے ان کو یاد فرمایا تھا کہ اے پلید فرقہ مولویاں۔ بڑے پلید لوگ ہیں اور فرقۂ مولویاں ہے خواہ بظاہر کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں لیکن دراصل ایک ہی فرقہ ہے۔

اب روزنامہ 'اوصاف' کی کچھ باتیں سن لیجئے، جو تکلیف تو دیتی ہیں مگر چونکہ مجبوری ہے آج کے مضمون کو کھولنے کی خاطر 'اوصاف' کے تمام الزامات مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری نبی محمد مصطفیٰ ﷺ سمیت دیگر انبیائے کرام کی توہین کے بعد بدبخت قادیانیوں نے امریکہ اور یورپ سمیت دنیا کے متعدد ممالک میں اپنے جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی ایسی کتب کی اشاعت اور تشہیر کا کام تیز کر دیا ہے جن میں حضرت عیسیٰؑ کی بدترین کردار کشی کرتے ہوئے ان کے خلاف انتہائی توہین آمیز اور گستاخانہ زبان استعمال کی گئی ہے"۔ اس پر تبصرہ پہلے ہی کر چکا ہوں۔ جس دنیا کو اپنی طرف مائل کیا جا رہا ہے ان کو لٹریچر کے ذریعہ دُور بھی کیا جا رہا ہے۔

"مرزا بشیر الدین محمود نے "حقیقت نبوت" نامی کتاب میں یہ ہرزہ سرائی بھی کی ہے کہ غلام احمد قادیانی کو حضرت عیسیٰؑ پر فضیلت حاصل ہے۔ ہم حکومت کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ وہ اس ضمن میں پاکستان میں سرگرم عمل قادیانیوں کو لگام دینے کے لئے فوری طور پر سخت گیر حکمتِ عملی اختیار کرے کیونکہ نبی آخر الزمان" حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم "کے بعد قادیانیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰؑ کے خلاف کردار کشی کی اس منظّم اور منصوبہ بند مہم کے نتیجے میں وطن عزیز کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذہبی جذبات مجروح ہونے کے باعث بڑے پیمانے پر بے چینی اور انتشار پھیلنے کا خطرہ ہے"۔

دیکھیں عیسائیوں کو احمدیت کے خلاف جوش دلانے کے لئے "مزید برآں ہم پاکستان کی عیسائی برادری کے مذہبی رہنماؤں سمیت دنیا بھر میں مذہبی غیرت سے سرشار عیسائی پادریوں اور راہنماؤں سے بھی یہ بات زور دے کر کہنا چاہیں گے کہ وہ (نعوذباللہ من ذلك) ملعون قادیانی گروہ کی جانب سے نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰؑ کے خلاف شروع کردہ گستاخانہ پروپیگنڈہ مہم کا فوری طور پر نوٹس لیں اور اپنے اپنے ممالک کی حکومتوں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ قادیانیوں کی پشت پناہی ترک کر دیں"۔ (روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۲۸؍مارچ ۲۰۰۰ء)

پھر یہی اخبار ایک اور اشاعت میں رقمطراز ہے "قادیانی ہمیں دوبارہ تحریک چلانے پر مجبور نہ کریں۔ مسلم علماء خوش فہمی میں نہ رہیں کہ آئین معطل ہونے سے کھلی چھٹی مل گئی۔ شرانگیز لٹریچر ضبط کر کے گستاخ قادیانیوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ علماء کرام کا ردّ عمل۔ مسیحیوں کے ساتھ ساتھ مسلم علماء کرام نے بھی قادیانیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے پر شدید مذمت کرتے ہوئے"۔ اب مسیحیوں نے گویا پہلے مذمت کی ہے ان کے ساتھ دوسرے علماء کو بھی جوش آگیا ہے۔ "مسیحیوں کے ساتھ ساتھ مسلم علماء کرام نے بھی قادیانیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے پر شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوراً قادیانیوں کے خلاف 295-B,C کو حرکت میں لائے۔ تمام قادیانیوں کو فوراً اُن کے عہدے سے ہٹایا جائے۔ یہ لوگ منصبِ نبوّت کے ڈاکو اور دہشت گرد ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا محمد صابر اور استاد العلماء مولانا عبدالسلام نے کہا کہ قادیانی جانتے ہی نہیں کہ ہم اپنے نبیوں سے کتنا پیار کرتے ہیں۔ لہٰذا قادیانی ہمارے مذہبی اور ملکی معاملات میں مداخلت سے باز آجائیں"۔

(روزنامہ اوصاف۔ اسلام آباد ۲۸؍مارچ ۲۰۰۰ء)

وہ علماء جو نبیوں سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے حقیقی پیار کرتے تھے وہ تو اس دنیا سے رخصت ہو چکے۔ وہ لد گیا زمانہ۔ اب میں ان علماء کے بعض حوالے آپ کے ساتھ پیش کروں گا اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ جو الزام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگاتے ہیں وہ سارے الزام اگر وہ ان کے الزام درست ہیں تو پھر ان کے علماء پر لگتے ہیں، ان کے خلاف تحریک کریں۔ عیسائی برادری کو ان کے خلاف طیش دلائیں تاکہ ان سب مولویوں کے سربراہوں کے خلاف اور ان کے چیلوں کے خلاف ایک ملک گیر تحریک چلائی جائے۔

ایک آخری اقتباس اوصاف کا پڑھکر پھر میں وہ بات شروع کروں گا۔ "ثقافت، سیاحت اور اقلیتی امور کے وفاقی وزیر ڈیرک سپرین نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی شان میں گستاخی کر کے مسیحی برادری کی دلآزاری کی گئی ہے۔ اس کا مقصد مسیحی عوام کو زِچ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰؑ کی شان میں گستاخی کا سختی سے نوٹس لیا جائے گا اور اعلیٰ سطحی تحقیقات کے ذریعے اس مذموم سازش کے آلہ کاروں کو بے نقاب کیا جائے گا"۔ (روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۳۰؍مارچ ۲۰۰۰ء) تو وہ تو بعد میں کریں گے مَیں آج ہی بے نقاب کر رہا ہوں۔

اب وہ مسلمان جو غیرت مند تھے، جو عیسائی پادریوں کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہایت خطرناک توہین کو برداشت نہیں کر سکتے تھے اور عیسائیوں کو سمجھانے کی خاطر نمونہ کے طور پر انہوں نے حضرت عیسیٰ کے اوپر خود ان کی اپنی تہمتیں شائع کی ہوئی ہیں اور بائبل کے پورے حوالہ سے ثابت کیا ہے کہ اس قوم نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مقابل پر جس نبی کو پاکباز قرار دیا وہ خود ان کی کتابوں کی رو سے کیا حیثیت رکھتا ہے۔

سب سے پہلے مولوی رحمت اللہ مہاجر مکی کی کتاب "ازالۃ الاوہام" میں سے میں یہ عبارتیں پیش کرتا ہوں۔ وہ فارسی میں ہے اس کا ترجمہ میں پیش کر دیتا ہوں۔ اگرچہ فارسی حوالہ یہاں ساتھ لکھا ہوا ہے۔ "اکثر معجزات عیسویہ کو معجزات قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ ایسے کام تو جادوگر بھی کر لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہود آپ کو نبی تسلیم نہیں کرتے اور ان کے معجزات کو ساحروں کے معجزے قرار دیتے ہیں"۔ (ازالۃ اوہام صفحہ ۱۲۹)

پھر فرماتے ہیں "جناب مسیح خود اقرار کرتے ہیں کہ یحیٰی بیابان میں قیام پذیر تھے، نہ عورتوں سے میل رکھتے تھے اور نہ شراب پیتے تھے لیکن مسیح خود شراب پیتے تھے اور آپ کے ہمراہ عورتیں چلتی پھرتی تھیں اور آپ ان کی کمائی سے کھاتے تھے اور بدکار عورتیں آپ کے پاؤں کو بوسے دیتی تھیں اور مرتا اور مریم آپ کی دوست تھیں۔ آپ خود بھی شراب پیتے تھے اور دوسروں کو بھی دیتے تھے"۔ (ایضاً صفحہ ۳۷۰) یہ مسلمان علماء جو آنحضرت ﷺ کی سچی غیرت رکھتے تھے وہ مسیح کے متعلق یہ باتیں خود ان کے حوالوں سے پیش کر رہے ہیں۔

پھر لکھا ہے کہ "یہودا نے اپنے بیٹے کی بیوی سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہو گئی اور فارح پیدا ہوا جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ کے آباؤ اجداد میں سے ہے"۔ (ایضاً صفحہ ۴۰۵)

اس کتاب کے حاشیے پر اہل سنت والجماعت کے جید عالم مولوی آل حسن صاحب نے کتاب "استفسار" لکھی ہے جس میں وہ رقمطراز ہیں "اور ذرہ گریبان میں سر ڈال کر دیکھو کہ معاذ اللہ حضرت عیسیٰ کے نسب نامہ مادری میں دو جگہ یعنی تامار اور اُوریاتم آپ ہی زنا ثابت کرتے ہو۔ دوسرے یہ کہ حضرت عیسیٰ اپنے مخالفوں کو کتا کہتے تھے۔ اگر ہم بھی ان کے مخالفوں کو کتا کہیں تو دینی تہذیب اخلاق سے بعید نہیں بلکہ عین تقلید عیسوی ہے"۔ (صفحہ ۹۸)۔ پھر لکھتے ہیں "عیسیٰ بن مریم کہ آخر درماندہ ہو کر دنیا سے انہوں نے وفات پائی"۔ (صفحہ ۲۳۲)۔ اور یہاں پرانے علماء ساتھ ہی وفات کے بھی قائل ہیں لیکن درماندہ ہو کر وفات پائی۔ "اور سب عقلاء جانتے ہیں کہ بہت سے اقسام سحر کے، مشابہ ہیں معجزات سے۔ خصوصاً معجزاتِ موسویہ اور عیسویہ سے"۔ (صفحہ ۳۳۶) "انجیل اوّل کے باب یازدہم کے درس نوزدہم میں لکھا ہے کہ بڑے کھاؤ اور بڑے شرابی تھے"۔ (صفحہ ۳۵۳) "جس طرح اشعیاہ اور عیسیٰ علیہما السلام کی بعض بلکہ اکثر پیشگوئیاں ہیں جو صرف بطور معمّے اور خواب کے ہیں۔ جس پر چاہو منطبق کر لو یا باعتبار ظاہری معنوں کے محض جھوٹ ہیں۔ یا مانند کلام یوحنا کے محض مجذوبوں کی سی بڑیں۔ ویسی پیشگوئیاں البتہ قرآن میں نہیں ہیں"۔ (صفحہ ۳۶۶)۔ "پس معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ کا سب بیان معاذ اللہ جھوٹ ہے اور کرامتیں اگر بالفرض ہوئی بھی ہوں تو ایسی ہی ہوں گی جیسی مسیح دجّال کی ہونے والی"۔ (صفحہ ۳۶۹) یعنی حضرت عیسیٰ کی کرامات کو دجال کی کرامات سے مشابہ قرار دے رہے ہیں۔ "تیسری انجیل کے آٹھویں باب کے دوسرے اور تیسرے درس سے ظاہر ہے کہ بہتیری رنڈیاں اپنے مال سے حضرت عیسیٰ کی خدمت کرتی تھیں۔ پس اگر کوئی یہودی از راہ خباثت اور بدباطنی کے کہے کہ حضرت عیسیٰ خوشرو نوجوان تھے، رنڈیاں اُن کے ساتھ صرف حرامکاری کے لئے رہتی تھیں اس لئے حضرت عیسیٰ نے بیاہ نہ کیا۔ اور ظاہر یہ کرتے تھے کہ مجھے عورت سے رغبت نہیں تو کیا جواب ہوگا؟ اور پہلی انجیل کے باب یازدہم کے درس نوزدہم میں حضرت عیسیٰ نے مخالفوں کا خیال اپنے حق میں قبول کر کے کہا کہ مَیں تو بڑا کھاؤ اور شرابی ہوں۔ پس دونوں باتوں کے ملانے سے اور شراب کی بدمستیوں کے لحاظ سے جو کوئی کچھ بدگمانی نہ کرے سو تھوڑا ہے"۔ جیسی بھی بدگمانی کرتا ہے وہ بھی تھوڑی ہو گی۔ "اور دشمن کی نظر میں کیسی تن آسانی اور بے ریاضتی حضرت عیسیٰ کی بوجھی جاتی ہے"۔ (صفحہ ۳۹۰۔۳۹۱)

اب ان کا خاص مولوی ابوالوفا ثناء اللہ کہلانے والا امرتسری لکھتا ہے "صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق کوئی نیک انسان نہ تھے ...... اسی طرح انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا۔ (دیکھو متی ۲۶:۱۔ مرقس ۱۴:۳۔ یوحنا ۱۲:۱)۔ پھر لکھتے ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب "یوحنا میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ آدھ سیر خالص عطر

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

استعمال اس عورت سے آپ نے کرایا۔ اس نے کچھ سر پر ڈالا (مرقس) کچھ پاؤں پر ملا (یوحنا)۔ لوقا میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ ایک عورت نے جو اس شہر کی بد چلن اور فاحشہ عورت تھی، مسیح کا پاؤں دھویا، پھر اپنے بالوں سے پونچھا، پھر انہیں چوما اور ان پر عطر ملا۔ (لوقا ۷:۳۷)۔ ظاہر ہے کہ اجنبی عورت بلکہ فاحشہ اور بد چلن عورت سے سر کو اور پاؤں کو ملوانا اور وہ بھی اس کے بالوں سے ملا جانا کس قدر احتیاط کے خلاف کام ہے۔ اس قسم کے کام شریعت الٰہیہ کے صریح خلاف ہیں"۔

پھر لکھتے ہیں "اسی طرح انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معجزہ سے شراب سازی کا کام لے کر اپنا جلال ظاہر کرتے تھے"۔ (دیکھو انجیل یوحنا ۲:۹) اور پھر فرماتے ہیں "دیکھو شراب جیسی ام الخبائث چیز کا بنانا اور شادی کی دعوت کے لئے اس شراب کو پیش کرنا اور خود شرابی اہل مجلس کی دعوت میں معہ والدہ کے شریک ہونا اسی یوحنا میں موجود ہے حالانکہ شراب عہد عتیق کی کتابوں میں قطعی حرام قرار پا چکی تھی۔ ...... لیکن مسیح نے شرائع انبیاء سابقہ کی کچھ پرواہ نہ کی اور بقول یوحنا شراب بنائی اور شرابی مجلس میں معہ والدہ کے شریک ہوئے۔ حالانکہ خود ہی فرماتے ہیں "یہ نہ سمجھو کہ مَیں تورات یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں" (متی ۵:۱۷)۔ ان حالات میں مسیح کی شراب سازی خلافِ شریعت فعل ہے"۔

(اخبار "اہل حدیث" امرتسر۔ ۳۱/مارچ ۱۹۳۹ء صفحہ ۸)

بریلوی مسلک کے بانی اہل سنت مجدد مآۃ حاضرہ، مؤید ملت طاہرہ، اعلیٰ حضرت مولوی شاہ احمد رضا خان صاحب قبلہ قادری، سارے القابات ہیں ان کے جو مولویوں کی زبان میں مَیں پڑھ رہا ہوں یہ اب صرف دیوبندی اور اہل حدیث فرقوں کے حوالے نہیں ہیں۔ یہ اب رضا خان جو بریلوی مسلک کے استاد اعلیٰ ہیں ان کے حوالے ہیں۔ "ہاں ہاں عیسائیوں کا خدا مخلوق کے مارے سے دم گنوا کر باپ کے پاس گیا۔ اس نے اکلوتے کی یہ عزت کی، اس کی مظلومی و بے گناہی کی یہ داد دی کہ اسے دوزخ میں جھونک دیا اوروں کے بدلے اسے تین دن جہنم میں بھونا۔ ایسے کو جو روٹی اور گوشت کھاتا ہے اور سفر سے آکر اپنے پاؤں دھلوا کر درخت کے نیچے آرام کرتا ہے۔ درخت اونچا اور وہ نیچا ہے "یعنی چوتھے آسمان پر جانے کا کیا خیال درخت بھی ان کے نزدیک مسیح سے اونچا تھا۔ "ایسے کو جس کا بیٹا اُسے جلال بخشتا ہے"۔ یعنی مسیح نے اپنے باپ کو، نعوذباللہ من ذلک، خدا کو جلال بخشا۔ "آریوں کے ایشور کی تو ماں اُس کی جان کی حفاظت کرتی تھی۔ عیسائیوں کے خدا کا بیٹا اُسے عزت بخشتا ہے۔ کیوں نہ ہو سپوت ایسے ہی ہوتے ہیں۔ پھر اُسے بے خطا جہنم میں جھونکنا کیسی محسن کشی ناانصافی ہے۔ ایسے کو جو یقیناً دغا باز ہے پچھتاتا بھی ہے، تھک جاتا بھی ہے۔ ایسے کو جس کی دو جورئیں ہیں۔ دونوں پکی زناکار، حد بھر کی فاحشہ"۔ اب سن لیں یہ مولویوں کی بات۔ "ایسے کو جس کے لئے زنا کی کمائی فاحشہ کی خرچی کہاں مقدس پاک کمائی ہے"۔ (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ۔ جلد نمبر ۱۔ کتاب الطہارۃ باب التیمم۔ صفحہ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور)

یہ تو ان مولویوں کا حال ہے جو حضرت مسیح موعودؑ پر الزام لگاتے ہیں مگر اس سے پہلے جو مولوی تھے جن میں کچھ ابھی غیرت باقی تھی ان کی زبان سے یہ باتیں ساری سن لیں تو کیسے کیسے حضرت مسیح پر حملے کرتے ہیں مگر اُن کی کتابوں کے حوالے سے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الزامی جواب دینے کی ضرورت کیا تھی۔ یہ اس کے متعلق کچھ حوالے مَیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

"آپ کا یہ فرمانا کہ گویا حضرت مسیح کے حق میں مَیں نے گالی کا لفظ استعمال کر کے ایک گونہ بے ادبی کی ہے"۔ یہ عیسائیوں کو مخاطب ہو کے جنگ مقدس میں آپ نے فرمایا "یہ آپ کی غلط فہمی ہے مَیں حضرت مسیح کو ایک سچا نبی اور برگزیدہ اور خدا تعالیٰ کا ایک پیارا بندہ سمجھتا ہوں۔ وہ تو ایک الزامی جواب آپ ہی کے مشرب کے موافق تھا"۔ یعنی آپ نے اپنی کتابوں میں جو کچھ لکھا ہوا ہے وہی آپ کے سامنے پیش کیا گیا تھا" اور آپ ہی پر وہ الزام عائد ہوتا ہے نہ کہ مجھ پر"۔ (جنگ مقدس، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۷۰)

اور کیوں؟ اس لئے کہ "جب ہمارا دل بہت دکھایا جاتا ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ پر طرح طرح کے ناجائز حملے کئے جاتے ہیں تو صرف متنبہ کرنے کی خاطر انہیں کی مسلمہ کتابوں سے الزامی جواب دئے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو چاہئے کہ ہماری کوئی بات ایسی نکالیں جو حضرت عیسیٰ کے متعلق ہم نے بطور الزامی جواب کے لکھی ہو اور وہ انجیل میں موجود نہ ہو"۔ اگر الزامی جواب دینے میں اپنی طرف سے چیزیں داخل کی گئی ہیں اور انجیل میں وہ موجود نہیں تو وہ نکال کر دکھادیں۔ "آخر یہ تو ہم سے نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت ﷺ کی توہین سن کر چپ رہیں"۔ (ملفوظات جلد ۵ جدید ایڈیشن صفحہ ۳۵۴)

پس اصل غیرت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حضرت مسیح موعود کے دل میں تھی۔ یہ ان عیسائیوں کو بھڑکانے والے مولویوں کو تو نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے کچھ محبت ہے نہ کسی اور نبی سے، مسیح سے اگر ہے تو محض ایک جھوٹی اور فسادی محبت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سچے عاشقوں کو نہیں تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سچے عشاق کا تو یہ حال تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کے متعلق آپ کے عاشق نے ایک رباعی کہی۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي فَعَمِيَ عَلَيَّ النَّاظِرُ ☆ مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

کہ میری تو آنکھ کی پتلی تُو تھا اس پتلی سے میں دیکھا کرتا تھا۔ اب تو تیرے بعد یہ پتلی اندھی ہوگئی ہے اب جو چاہے مرتا پھرے، عیسیٰ ہو یا کوئی اور نبی ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تو صرف تیری موت کا خوف کھایا کرتا تھا کہ تو نہ وفات پا کے جدا ہو جائے۔ یہ ان مولویوں کو توفیق نہیں، ان کی آنکھ کی پتلی اندھی ہو گئی ہے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت میں ان کو کبھی جوش نہیں آتا، صرف فساد کی خاطر جو رسول اللہ ﷺ کے اسلام کے بالکل مخالف تھا جوش بھی ایسا دکھاتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کبھی بھی نہیں دکھایا۔ یہ تو لمبے قصے اور تذکرے ہیں جن کو اب چھوڑنا ہوگا کیونکہ وقت تھوڑا ہو رہا ہے۔

آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "ہم نے اپنی کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے"۔ اب دیکھیں فرضی یسوع ہے۔ "اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سن کر اختیار کیا ہے"۔ ان بدبخت گالیوں کے چند نمونے میں نے قرآن کریم کے مختلف درسوں کے دوران آپ لوگوں کو سنائے تھے۔ پھر یہاں تک طبیعت بیزار ہوئی کہ میں نے پھر وہ بیان کرنے چھوڑ دئے۔ اتنی بدزبانی، اتنی بدتمیزی کی گئی ہے کہ جب تک وہ ایک دفعہ ایک نظر نہ ڈالی جائے انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس قسم کے پادری دنیا میں پیدا ہوئے تھے جنہوں نے دجل کی حد کر دی۔ پس ان پادریوں سے ان مولویوں کو کوئی غیرت نہیں آتی۔ رسول اللہ ﷺ کی بدتمیزیاں سنتے ہیں اور بے انتہا بدتمیزیاں سنتے ہیں اور کوئی جوش نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو محمد رسول اللہ ﷺ کے عاشق تھے ان کے خلاف جوش آجاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ مسجد مبارک میں ٹہلتے ہوئے یہی رباعی پڑھ رہے تھے۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي فَعَمِيَ عَلَيَّ النَّاظِرُ ☆ مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

کہ اے میرے آقا تو میری آنکھ کی پتلی تھا جس سے میں دیکھا کرتا تھا۔ پس یہ پتلی اندھی ہوگئی اور تیری موت تھی جس کا مجھے غم تھا۔ فرمارہے تھے روتے ہوئے کہ کاش یہ میں نے کہا ہوتا۔ اتنی پسند تھی یہ بات۔ اور ان بدبخت مولویوں کو دیکھو کہ ان کے خلاف اپنی زبانیں دراز کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید لکھتے ہیں: "ہم نے اپنی کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سن کر اختیار کیا ہے۔ بعض نادان مولوی جن کو اندھے اور نابینا کہنا چاہئے عیسائیوں کو معذور رکھتے ہیں کہ وہ بے چارے کچھ بھی منہ سے نہیں بولتے اور آنحضرت ﷺ کی کچھ بھی بے ادبی نہیں کرتے لیکن یاد رہے کہ در حقیقت پادری صاحبان تحقیر اور توہین اور گالیاں دینے میں اول نمبر پر ہیں۔ ہمارے پاس ایسے پادریوں کی کتابوں کا ایک ذخیرہ ہے جنہوں نے اپنی عبارت کو صدہا گالیوں سے بھر دیا ہے۔ جس مولوی کی خواہش ہو وہ آکر دیکھ لیوے۔ اور یاد رہے کہ آئندہ جو پادری صاحب گالی دینے کے طریق کو چھوڑ کر ادب سے کلام کریں گے ہم بھی ان کے ساتھ ادب سے پیش آویں گے۔ اب تو وہ اپنے یسوع پر آپ حملہ کر رہے ہیں کہ کسی طرح سب و شتم سے باز ہی نہیں آتے، ہم سنتے سنتے تھک گئے"۔

(نور القرآن، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۷۵)

چونکہ نماز بھی ہونی ہے اور مواد اور بھی بہت سا باقی ہے اس لئے یہاں میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں اور انشاءاللہ اگلے خطبہ میں اس مضمون کو جاری رکھوں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح ہونے کے دعویدار تھے۔ وہ کیسے اس کا دعویٰ کر سکتے تھے جس کے متعلق اتنی گندی زبان استعمال کی ہو۔ مگر ان مولویوں کو عقل نہیں۔ حضرت عیسیٰ کا جو اعلیٰ مقام ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں وہ بھی میں آپ کے سامنے بعد میں رکھوں گا اور پھر پادریوں کی شکست فاش کا اعتراف خود ان کے منہ سے، مسلمان علماء کے جو جماعت کے مخالف تھے ان کے بیان کے مطابق پادریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر اپنی شکست کا کھلم کھلا اعتراف کیا اور وہ جو سارے ملک میں دندناتے پھرتے تھے اور مسلمانوں کے ایمان لوٹ رہے تھے ان کو حضرت مرزا صاحب نے اس ملک کی سرزمین چھوڑ کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ یہ سارے حوالے انشاءاللہ میں آئندہ خطبہ میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

کنٹوبوایل (گنی بساؤ) میں نئی احمدیہ مسجد کی تعمیر

(رپورٹ: رشید احمد طیب، مبلغ سلسلہ)

گنی بساؤ میں اب تک خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کی طرف سے تین مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ مورخہ ۲۴؍مارچ ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک خداتعالیٰ نے ہمیں گنی بساؤ کے ایک اہم مرکزی ریجن بافاٹا (Bafata) کے ایک بڑے قصبہ کنٹوبوایل (Cuntuboile) میں ایک نئی مسجد کے افتتاح کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمدللہ۔ اس تقریب سعید کی مختصر رپورٹ قارئین الفضل کی خدمت میں بغرض دعا پیش ہے۔

۲۳؍مارچ بروز جمعرات گنی بساؤ کے دارالحکومت "بساؤ" سے مکرم حمیداللہ صاحب ظفر امیر و مشنری انچارج کی زیر قیادت ایک مختصر قافلہ کنٹوبوایل کے لئے روانہ ہوا۔ اس قافلہ میں مکرم امیر صاحب کے ساتھ مکرم عبداللہ جار صاحب ممبر آف پارلیمنٹ گنی بساؤ، مکرم الحاج ابوٹورے صاحب ایک مخلص احمدی بزرگ، ایک صحافی جو کہ نیشنل ریڈیو گنی بساؤ کی نمائندگی کر رہے تھے اور خاکسار رشید احمد طیب مبلغ سلسلہ شامل تھے۔

کنٹوبوایل کا قصبہ بساؤ شہر سے تقریباً دو سو کلو میٹر اور بافاٹا شہر سے ۳۵ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور سیکٹر کنٹوبوایل کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس قصبہ میں کثیر تعداد میں مخلص گھرانے احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

مسجد کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے دور دور سے احباب جماعت ۲۳؍تاریخ کی شام سے ہی کنٹوبوایل پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ اور نماز عشاء تک مہمانوں کی تعداد ۱۵۰ تک پہنچ چکی تھی۔ ان حاضرین میں سے اسّی (۸۰) افراد کا قافلہ گنی بساؤ کے ایک اور ریجن فریم کی مختلف جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں مبلغ سلسلہ کی قیادت میں قریباً ایک سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچا تھا۔ نماز عشا اور کھانے کے بعد مختلف مقامی معلمین کی تقاریر پر مشتمل ایک تربیتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا جس میں مقامی احباب جماعت بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور یہ پروگرام رات ایک بجے تک جاری رہا۔

۲۴؍تاریخ بروز جمعۃ المبارک کنٹوبوایل کے آس پاس کے دیہات اور شہروں سے مہمان آنے شروع ہو گئے اور اس طرح جمعہ کے وقت تک خداتعالیٰ کے فضل سے کل ۷۷ دیہات و شہروں سے ۴۸۰ احباب و خواتین حاضر تھے۔ جن میں ۵۰ غیر از جماعت بھی شامل تھے۔ اور ان حاضرین کی ایک کثیر تعداد قریباً ۲۰ سے ۲۵ کلو میٹر تک کا پیدل سفر کر کے اس روحانی پروگرام میں شرکت کے لئے پہنچی تھی اور سب احباب بہت شاداں نظر آ رہے تھے۔

اس تقریب کی خاص بات مکرم ابراہیم سوری جالو صاحب گنی بساؤ کی آمد تھی جو حکومتی پارٹی کے موجودہ صدر اور صدر مملکت کے مشیر برائے سوشل و مذہبی امور ہیں اور جو مکرم امیر صاحب کی خصوصی دعوت پر "بساؤ" سے بطور خاص اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ نیز بافاٹا شہر کے ایڈمنسٹریٹر، سیکٹر کنٹوبوایل کے ایڈمنسٹریٹر، کسین (Casine) شہر کے ایڈمنسٹریٹر اور چند دیگر سرکاری اہلکار بھی تشریف لائے۔

مکرم حمیداللہ صاحب ظفر امیر و مشنری انچارج گنی بساؤ نے اپنے خطبہ جمعہ کے ساتھ اس نئی مسجد کا افتتاح کیا۔ آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہؐ کی روشنی میں عبادات اور قیام صلوٰۃ کا مضمون بیان کیا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مکرم ابراہیم سوری جالو صاحب مشیر موصوف نے جنہوں نے نماز جمعہ ہمارے ساتھ ہی پڑھی تھی حاضرین سے مختصر خطاب کیا جس میں انہوں نے گنی بساؤ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور احباب جماعت کو مبارک باد پیش کی۔ نیز انہوں نے اس امر کی یقین دہانی کرائی کہ ان کی حکومت اس ملک میں صلح و آشتی اور امن قائم کرنے اور ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے والی ہر تنظیم و جماعت کی بھرپور حوصلہ افزائی کرے گی۔ مشیر موصوف کے خطاب کے بعد علاقہ کے ایک معزز معروف غیر از جماعت دوست نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے علی الاعلان کہا کہ اس پروگرام میں شمولیت کے بعد میرے ذہن سے وہ تمام خیالات اور شکوک دور ہو گئے ہیں جو جماعت کے مخالفین کے جھوٹے پراپیگنڈوں کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے۔ اور انہوں نے بھی احباب جماعت کو مبارکباد پیش کی۔

بساؤ سے آئے ہوئے نیشنل ریڈیو کے نمائندے نے مکرم امیر صاحب کے خطاب کے کچھ حصے اور پھر مکرم مشیر موصوف، مکرم امیر صاحب اور چند معززین کے انٹرویوز ریکارڈ کئے اور اگلے ہی دن نیشنل ریڈیو پر اس ساری تقریب کی مکمل رپورٹ نشر ہوئی۔ الحمدللہ

اس بابرکت تقریب کے بعد سب حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا اور کھانے کے بعد مہمان اپنی اپنی منازل کی طرف روانہ ہو گئے۔

قریباً دو صد نمازیوں کی گنجائش والے ہال اور وسیع صحن پر مشتمل اس خوبصورت مسجد کی تعمیر میں ہمارے مقامی معلم انچارج مکرم عبداللہ امبالو صاحب اور کنٹوبوایل کے مخلص احمدی مرد و خواتین کی ان تھک محنت اور جدوجہد کا گہرا ہاتھ ہے۔ جنہوں نے کئی وقار عملوں کے ذریعہ خداتعالیٰ کا یہ گھر تعمیر کیا ہے۔ نیز اس پروگرام میں آنے والے مہمانوں کی تواضع کے سلسلہ میں بھی ان احباب کی خدمت قابل قدر ہے جنہوں نے تین وقت کھانا پیش کیا اور کھانے کی تیاری میں خواتین نے بڑی محنت اور جذبہ و خلوص سے اپنی خدمات پیش کیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

روک بن کر ہمیں اتنا دکھ دیا۔ اس دعا سے آنحضرتؐ کی عبادت سے محبت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سفر شروع کرتے وقت، سفر سے واپسی کے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت اور سواری پر سوار ہوتے وقت اور کسی سریہ کو روانہ کرتے وقت کی حضور اکرم ﷺ کی دعاؤں کا بھی ذکر فرمایا۔ اسی طرح ایک لمبی دعا بھی پڑھ کر سنائی جس میں گویا تمام پہلوؤں کا احاطہ کر دیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ بھوک سے خدا کی پناہ چاہتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج دنیا میں بہت سے ممالک ہیں جو بھوک کا شکار ہیں اور احمدی اپنی توفیق کے مطابق ان کی مدد کے لئے جس حد تک جو ہو سکتا ہے کر رہے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ دنیا سے بھوک کی لعنت دور کر دے اور ان چیزوں کو بھی دور کر دے جن کی وجہ سے یہ بھوک کی لعنت دنیا پر پڑی ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا کے حکمران اگر خیانت نہ کریں تو کبھی بھوک کی آفت نہ پڑے۔

آنحضرت ﷺ کی ایک دعا یہ بھی تھی کہ اے اللہ! میں تیری عطا کردہ نعمت کے ضائع ہونے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض لوگ غلط سودے کرتے ہیں، غلط تجارتوں میں پڑتے ہیں جبکہ تجارتوں کا انہیں کوئی سلیقہ ہی نہیں ہوتا۔ بعض کو خدا لاکھوں کروڑوں کی جائیدادیں بھی عطا فرماتا ہے مگر آخر میں وہ بھیک منگے بن جاتے ہیں۔ اللہ نے انہیں نعمت تو عطا کی مگر انہوں نے اس کی قدر نہ کی۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی ان بہت ہی پیاری دعاؤں کا مضمون بیان کرتے ہوئے آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند ایک ارشادات پڑھ کر سنائے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ان دعاؤں کی قبولیت کا راز کلمۂ توحید میں ہے۔ دعاؤں کو مضبوطی سے پکڑ لو پھر اللہ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔

Jalsa - London Special
Valid from 26-07-00 upto the 08-08-00
Only valid for Ahmadi Community
Frankfurt-London-Frankfurt DM 260,-
Hamburg-London-Hamburg DM 260,-
For further bookings enquiries please phone
our local office in Frankfurt
M.Q.Travel Consultants
Tel: 069-79207620 Fax: 069- 79207622
E-mail Infoairport-ticketnet.de
www.airport-ticketnet.de

COLOURSAT
PRIME TV - Now available in Europe
with direct delivery service
Call now SA TV CARD on free phone number
+ 800 2222 1000 or e-mail info@satvcard.com
and receive within 48 hours your digital
satellite system installed at home.
Package 1
Complete package including:
• 60 cm dish + cable + connectors
• Strong Common interface receiver
• Conax CA-Module
• Smart Card including 1 year Prime TV subscription
Only 590 EURO
Package 2
Complete package including:
• Conax CA-Module
• Smart Card including 1 year Prime TV subscription
Only 235 EURO
Prices for large quantity available on request!
Introduction offer: Valid until June 1st 2000.
ColourSat Support Centre, P.O. Box 6914, St. Olavs plass, 0130 Oslo, Norway. Fax: + 47 22 77 83 75.
E-mail: coloursat.support@telenor.com www.coloursat.com
Prime
Telenor

بائبل کی رُو سے بھی

حضرت عیسیٰؑ ایک انسان اور نبی تھے۔ خدا نہ تھے

(مظفر محمود احمد)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

"لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَاالْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ"۔(سورۃ النساء:۱۷۳)

ترجمہ: مسیح اور خدا کے مقرب فرشتے اللہ کا عاجز بندہ کہلانے میں ہرگز برا محسوس نہیں کرتے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ، مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰؑ کی شان درج ذیل الفاظ میں بیان فرمائی ہے:

"اس نے مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے اور ان میں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں اور ان میں سے ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے لیکن، جیسا کہ گمان کیا گیا ہے، خدا نہیں ہے۔ہاں خدا سے واصل ہے اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں"۔ (تحفۂ قیصریہ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۲۔۲۷۳)

☆......☆......☆

اسلام میں حضرت عیسیٰؑ کا یہی مقام ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے ایک عاجز بندے اور خدا تعالیٰ کے دیگر رسولوں کی طرح ایک رسول اور نبی تھے جو یہود کے بگڑ جانے کے وقت انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے احکامات یاد کرانے (متی باب ۵آیت ۱۷) کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بغیر باپ کے حضرت مریم بنت عمران کے بطن سے خدا تعالیٰ کے معجزہ سے ہوئی۔ آپ کے بغیر باپ پیدا ہونے میں حکمت یہ تھی کہ اُس زمانہ میں یہود اس حد تک بگڑ چکے تھے اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مغضوب ٹھہر چکے تھے کہ خدا تعالیٰ کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ آئندہ یہودیوں کے مسیح موعود کا باپ ان بدکار یہودیوں میں سے ہو اور لوگ اس کو اس کے دعویٔ نبوت کے بعد اس کے باپ کی وجہ سے بدی کا طعنہ دے کر ماننے سے انکار کردیں۔اس لئے خدا تعالیٰ نے تمام یہودی مردوں کو رد کر دیا اور بغیر باپ کے حضرت مسیح کو حضرت مریم کنواری کے پیٹ سے اپنی قدرتوں سے پیدا کیا۔

حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش میں یہ خبر بھی مضمر تھی کہ آئندہ نبوت کا سلسلہ بنی اسرائیل سے منقطع ہو کر (استثناء باب ۱۸آیت ۱۸، اور متی باب ۲۱آیت ۴۳ کی پیشگوئی کے مطابق) ان کے بھائیوں یعنی بنی اسمٰعیل میں منتقل ہونے والا ہے جن میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ظہور کی خبر دی گئی تھی۔

حضرت عیسیٰؑ ایک انسان کی طرح پیدا ہوئے، ایک انسان کی طرح حوائج بشری کا محتاج ہوتے ہوئے زندگی گزاری اور ایک انسان ہونے کی حالت میں وفات پائی۔ آپ اپنے روحانی مرتبہ کے لحاظ سے دوسرے انبیاء کی طرح خدا تعالیٰ کے پیارے اور برگزیدہ نبی تھے۔

عیسائی حضرات اپنے دین میں مبالغہ کرتے ہوئے حضرت مسیح کو ایک نبی یا رسول ماننے کی بجائے خدا یا خدا کا بیٹا قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کو اپنی توحید کی غیرت ہے اور عجیب بات ہے کہ خدا تعالیٰ آج تک بائبل میں ایسی آیات کی حفاظت فرماتا چلا آرہا ہے جو توحید کا تصور پیش کرتی ہیں اور بائبل سے اب بھی یہ ثبوت ملتا ہے کہ مسیح اپنے آپ کو ایک عاجز بندہ اور نبی ہی سمجھتے تھے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد کے زمانہ میں جب عیسائی مذہب میں بگاڑ شروع ہو گیا تو انہوں نے مسیح علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا قرار دینا شروع کر دیا جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کے آخری رکوع کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے ذکر فرمایا ہے۔

☆......☆......☆

بائبل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انسان اور نبی ہونے کا ثبوت

(۱)...... حضرت عیسیٰؑ اپنے واقعہ صلیب کے بعد زندہ بچنے کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان ان کو نہ دیا جائے گا کیونکہ جیسے یوحنا تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی اِبنِ آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا"۔

(متی باب ۱۲ آیت ۳۹۔۴۰)

(۲)...... "بھیڑ کے لوگوں نے کہا یہ گلیل کے ناصرہ کا نبی یسوع ہے"۔(متی باب ۲۱آیت ۱۱)

(۳)...... "جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اسکی تمثیلیں سنیں تو سمجھ گئے کہ ہمارے حق میں کہتا ہے اور وہ اسے پکڑنے کی کوشش میں تھے۔ لیکن لوگوں سے ڈرتے تھے کیونکہ وہ اسے نبی جانتے تھے"۔(متی باب ۲۱ آیت ۴۵۔۴۶)

(۴)...... "کیونکہ یسوع نے خود گواہی دی کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا"۔

(یوحنا باب ۴آیت ۴۴)

(۵)...... حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں:

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ کوئی نبی اپنے وطن میں مقبول نہیں ہوتا"۔(لوقا باب ۴ آیت ۲۴)

☆......☆......☆

مسیح کی بن باپ پیدائش آپ کے خدا ہونے کی دلیل نہیں

بعض عیسائی حضرات حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش کو دلیل ٹھہرا کر مسیح کو خدا قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر یہ بات بھی درست نہیں کیونکہ بائبل میں ایسا ذکر ملتا ہے کہ مسیح کے علاوہ بھی اور لوگ بن باپ کے پیدا ہوئے۔

۱۔ آدمؑ بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔

۲۔ ملک صدق سالم کے بارہ میں تو لکھا ہے کہ "اور یہ ملک صدق سالم کا بادشاہ ...... یہ اول تو اپنے نام کے موافق راستبازی کا بادشاہ ہے اور پھر سالم یعنی صلح کا بادشاہ۔ یہ **بے باپ، بے ماں، بے نسب نامہ** ہے۔ نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا"۔

(عبرانیوں کے نام خط۔ باب ۷ آیت ۱ تا ۳)

☆......☆......☆

بائبل میں خدا کا بیٹا کہلانے کا محاورہ

دنیا کی ہر زبان کے محاورات میں اور خصوصاً الٰہی کتابوں میں بسا اوقات حقیقی کلام کے ساتھ ساتھ مجازی اور تمثیلی کلام بھی پایا جاتا ہے کیونکہ مذہب میں ہر طبیعت اور مزاج کے لوگوں کے لئے روحانی غذا کا سامان ہوتا ہے اور عام لوگوں کے علاوہ صوفیاء کی طبیعت کے موافق بعض دفعہ تمثیلی اور مجازی کلام استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن مجازی کلام کو حقیقت پر چسپاں نہیں کیا جاسکتا۔

متی کی انجیل باب ۱۳ آیت ۳ سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بہت سی باتیں تمثیلوں میں بیان کیا کرتے تھے۔

چنانچہ اسی تمثیلی کلام کے مطابق خدا تعالیٰ کے محبوب اور نیک اور مومن بندوں اور برگزیدہ رسولوں اور نبیوں کے لئے بائبل میں بعض جگہ "ابن اللہ" یا "خدا کا بیٹا" یا "خدا کا فرزند" کہنے کا محاورہ استعمال کیا گیا ہے اور جن پیاروں کے لئے قرآنی محاورہ میں "اول المسلمین" کے مطابق اولیت اور امتیاز عطا کرنا مقصود ہوا انہیں "خدا کا پہلوٹھا" یا "اکلوتا بیٹا" کہہ کر زیادہ شاندار اور پیار کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ مگر ان الفاظ کے ظاہری معنی لے کر کسی نبی یا خدا کے پیارے کو خدا تعالیٰ کا جسمانی بیٹا قرار دینا کلام الٰہی کی غلط تفہیم اور تعبیر کے مترادف ہے اور خدا تعالیٰ کی صفات سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ خود بائبل میں "خدا کا بیٹا" کہنے کے محاورے کا تشریحی مطلب درج ہے۔ لکھا ہے:

☆...... "لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کا فرزند بننے کا حق بخشا یعنی انہیں جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے"۔(یوحنا باب ۱ آیت ۱۲۔۱۳)

گویا بائبل میں خدا کا بیٹا ہونے کا مطلب ہے روحانی طور پر خدا کا مقرب ہونا اور اس پر ایمان لانا۔

۲...... "جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں"۔

(رومیوں کے نام خط باب ۸ آیت ۱۴)

۳...... "جو کوئی محبت رکھتا ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے اور خدا کو جانتا ہے"۔

(یوحنا کا پہلا عام خط باب ۴آیت ۷)

۴...... "خدا اپنے مقدس مکان میں یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا دادرس ہے"۔(زبور ۶۸:۵)

۵...... "مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے"۔(متی باب ۵ آیت ۹)

☆......☆......☆

حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ بعض اور افراد بھی خدا کے بیٹے کہلائے

بائبل کے مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ بھی دوسرے مومن بندے خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ ان حوالہ جات کو سامنے رکھ کر ہر عقل یہ فیصلہ کرتی ہے کہ بائبل میں "خدا کا بیٹا ہونا"، خدا کا مقرب اور اس کا پیارا ہونے کے معنوں میں ہے۔ حضرت مسیح کے علاوہ بھی خدا کے پیارے بندے بائبل میں خدا تعالیٰ کے بیٹے قرار دئے گئے ہیں۔

۱...... "(بنی اسرائیل) زندہ خدا کے فرزند کہلائیں گے"۔(ہوسیع باب ۱ آیت ۱۰)

۲...... حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارہ میں لکھا ہے: "میں نے اسے چن لیا ہے کہ وہ میرا بیٹا ہو اور میں اس کا باپ ہوں گا"۔(۱۔تواریخ باب ۲۸ آیت ۶)

۳...... "اور تو فرعون سے کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے"۔

(خروج باب ۴ آیت ۲۲)

☆......☆......☆

بائبل سے توحید کا ثبوت

اب ظاہر ہے کہ بائبل میں خدا کے مقرب بندوں کو خدا کا بیٹا کہنے کا محاورہ بطور تمثیلی کلام استعمال ہوا ہے۔ انہی معنوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی خدا کا مقرب قرار دینا چاہئے۔ اس محاورہ سے خدا کا جسمانی بیٹا مراد لینا ایک غلطی ہے۔

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

حضرت عیسیٰؑ خدا تعالیٰ کے ایک عاجز بندے اور نبی تھے اور آپ نے اپنی ساری زندگی لوگوں کو ایک خدا کی طرف بلایا اور ایک خدا کو ہی معبود جان کر اسے عبادت کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ درج ذیل حوالہ جات سے ظاہر ہے:

۱...... ”تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے“۔

(متی باب ۲۳ آیت ۹)

۲...... ”تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر“۔(متی باب ۴ آیت ۱۰)

{حضرت مسیح نے کبھی بھی اپنے لئے یا غیر اللہ کے لئے سجدہ عبادت کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بائبل میں بعض جگہ ذکر ملتا ہے کہ بعض سادہ لوح افراد نے مسیح کو سجدہ کیا جیسا کہ ایک کوڑھی عورت اور ایک مجنون نے مسیح کو سجدہ کیا لیکن یہ سجدہ اس زمانے کے رواج کے مطابق تعظیمی سجدہ یا جہالت کی علامت قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کو سجدۂ عبادت قرار دینا حضرت مسیح کے مندرجہ بالا قول کے خلاف ہے}

۳...... ”سب حکموں میں اول کونسا ہے؟ یسوع نے جواب دیا کہ اول یہ ہے اے اسرائیل سن۔ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ“۔

(مرقس باب ۱۲ آیت ۲۹۔۳۰)

۴...... مسیح خدا کو ایک اور اپنے آپ کو اس کا بھیجا ہوا رسول قرار دیتے تھے:

”اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں“۔(یوحنا باب ۱۷ آیت ۳)

۵...... ”پس آج کے دن تو جان لے اور اس بات کو اپنے دل میں جمالے کہ اوپر آسمان میں اور نیچے زمین پر خداوند ہی خدا ہے اور کوئی دوسرا نہیں“۔

(استثناء باب ۴ آیت ۳۹)

۶...... ”میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔ تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا۔ نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تو ان کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ ان کی عبادت کرنا کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں“۔(خروج باب ۲۰ آیت ۳۔۵)

پس حضرت عیسیٰؑ خود بھی مؤحد تھے اور توحید کی تعلیم لے کر آئے تھے۔ مگر بعد میں عیسائیوں نے ظلم اختیار کیا اور تثلیث کا عقیدہ گھڑ لیا۔

بقیہ: احمدیت۔ ایک الٰہی تحریک از صفحہ نمبر ۴

صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے۔ باقی سب جماعتیں بے عمل اور زبوں حالی کا شکار ہیں۔

ہم جو تاثرات درج کر رہے ہیں ان سے جماعت احمدیہ کے متعلق سر اقبال کی نکتہ چینی کی واضح تردید ہوتی ہے کہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے لوگوں کی روحانی قوت مٹ گئی یا ان کے اعلیٰ کردار کی بیخ کنی ہوئی یا جماعت کی وجہ سے اسلام کے چہرے پر زردی چھا گئی یا تحریک احمدیہ، مسلمانوں میں جمود اور بے عملی پیدا کرنے کا موجب بنی۔

چند گھنٹے قادیان میں

علامہ نیاز فتح پوری لکھتے ہیں:

”۲۸۔۲۹/جولائی (۱۹۶۰ء) کی وہ چند ساعتیں جو میں نے قادیان میں بسر کیں میری زندگی کی وہ گھڑیاں تھیں جن کو میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ پچھلی صدی میں کتنی خانقاہیں، کتنے خانوادے، کتنے ادارے، کتنی درسگاہیں اور کتنے جلوہ ہائے منبر و محراب میری نگاہ سے گزرے اور میں کس طرح ان سے بے نیاز گزر گیا۔ لیکن اب زندگی میں سب سے پہلی مرتبہ اس جماعت کی جیتی جاگتی تنظیم عملی دیکھ کر میں ایک جگہ ٹھٹھک کر رہ گیا ہوں اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی زندگی کے اس نئے تجربے و احساس کو کن الفاظ میں ظاہر کروں“۔

علماء اسلام کی بے عملی

”میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور علماء اسلام کی بے عملی کی طرف سے اس قدر مایوس ہو چکا ہوں کہ میں اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا کہ ان میں کبھی آثار حیات پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن اب احمدی جماعت کی جیتی جاگتی تنظیم عملی دیکھ کر کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا۔

غنچہ پھر لگا کھلنے، آج ہم نے اپنا دل
خوں کیا ہوا دیکھا، گم کیا ہوا پایا

.... اصل چیز راہ پیمائی نہیں بلکہ منزل تک پہنچ جانا ہے اور اگر میں احمدی جماعت کو پسند کرتا ہوں تو صرف اسی لئے کہ اس نے اپنی منزل پالی ہے اور یہ منزل وہی ہے جس کی بانیٔ اسلام نے نشاندہی کی تھی۔ اس سے ہٹ کر میں اور کچھ نہیں سوچتا اور نہ سوچنے کی ضرورت ہے“۔

یکسر حرکت و عمل

”ہر چند میں بہت کم وقت لے کر قادیان آیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ قلیل مدت بھی کم نہ تھی کیونکہ اس جماعت کی زندگی ایک ایسا کھلا ہوا صحیفہ حیات ہے جس کے مطالعہ کے لئے نہ زیادہ وقت کی ضرورت ہے نہ کسی چوں چرا کی۔ اسی طرح ان کی دفتری تنظیم بھی گویا ایک شفاف آئینہ ہے جس میں زنگ کا نام تک نہیں۔ یکسر حرکت و عمل، خلوص واخلاق......... یہ جماعت بلاد مغرب و افریقہ میں جس جوش و انہماک کے ساتھ خدمت اسلام میں مصروف ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم حد درجہ سلیقہ و اہتمام سے شائع کر رہے ہیں۔ چنانچہ انگریزی، جرمنی، ڈچ اور سواحیلی زبانوں کے ترجمے خود میں نے بھی دیکھے اور ان کے اس عزم و ولولہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا“۔

(ماہنامہ ’نگار‘ ماہ ستمبر ۱۹۶۰ء صفحہ ۲۱)

جناب نیاز فتح پوری نے احمدیت کے متعلق جب اپنے خیالات کا واشگاف الفاظ میں اظہار فرمایا تو ہفت روزہ ”چٹان“ کے مدیر جناب شورش کاشمیری سمیت بعض افراد نے اس پر غم و غصہ کا اظہار کیا۔ ہفت روزہ چٹان کا جواب دیتے ہوئے آپ نے ”نگار“ میں ہی لکھا:

مہدیٔ موعود سے بھی اونچے

”میرا احمدی ہو جانا تو ایسی سخت منزل ہے کہ اگر میں اپنے ضمیر کے خلاف اسے تسلیم کرلوں تو بھی میرے لئے وہاں کوئی جگہ نہیں کیونکہ احمدیت، نصف سے زیادہ ”عمل و اخلاق“ کی ”گرمجوشی“ کا نام ہے اور یہاں یہ پارہ صفر سے بھی کئی درجے نیچے ہے.......... بے شک میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اس وقت احمدیوں سے زیادہ ”باعمل اور منظم جماعت“ کوئی دوسری نہیں اور جب تک ان کی یہ تنظیم قائم ہے میں ان کو سب سے بہتر مسلمان کہتا رہوں گا۔...... اگر دوسری جماعتوں میں فی ہزار ایک سچا مسلمان ملے گا تو ان میں پچاس فیصدی ایسے افراد مل جائیں گے جو اپنی انسانیت اور بلند اخلاق کے لحاظ سے واقعی مسلمان کہے جاسکتے ہیں۔ پھر جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ اس جماعت کی یہ عزیمت و تنظیم نتیجہ ہے صرف مرزا صاحب کی بلند شخصیت کا تو وہ مجھے ”مہدی موعود“ سے بھی زیادہ اونچے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ اول تو ”ظہور مہدی“ کا عقیدہ ہی سرے سے بے معنی سی بات ہے لیکن اگر وہ کبھی تشریف بھی لائے تو شاید اس سے زیادہ کچھ نہ کرسکیں جو مرزا صاحب نے کر دکھایا“۔

(ماہنامہ نگار ماہ نومبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۲)

عہدنبوی کی تعلیم کا احیاء

”میں نے جب مرزا صاحب کی تصانیف کا مطالعہ شروع کیا تو میں اور زیادہ حیران ہوا کیونکہ مجھے ان کی کوئی تحریر ایسی نہیں ملی جس سے (ختم نبوت کے انکار کے۔ ناقل) الزام کی تصدیق ہو سکتی بلکہ برخلاف اس کے میں نے ان کو ختم رسالت کا اقرار کرنے والا اور صحیح معنوں میں عاشق رسول پایا۔ اس کے ساتھ میں نے مرزا صاحب کی زندگی کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ یقیناً بڑے مخلص، بڑے باعمل، بڑے عزم و ہمت والے انسان تھے اور انہوں نے مذہب کی صحیح روح کو سمجھ کر اسلام کی وہی عملی تعلیم پیش کی جو عہد نبوی و خلفائے راشدین کے زمانے میں پائی جاتی تھی“۔(ایضاً)

ان حقائق کی موجودگی میں سر اقبال کا احمدیت کو ایک ڈرامہ قرار دینا یا اس تحریک کو زوال کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی سمجھنا، اسے اعلیٰ کردار کی بیخ کنی کرنے والا اور روحانی قوت سے تہی دست گرداننا بآسانی قلت تدبر اور کثرت تعصب کا شاخسانہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے سر اقبال نے پنڈت نہرو کے سامنے تحریک احمدیہ کی غلط بلکہ برعکس تصویر پیش کرنے کی ناکام کوشش کی۔

سر اقبال نے پنڈت نہرو کو یہ بھی لکھا کہ زمانہ بدل رہا ہے۔ جمہوریت احمدیوں کی آنکھیں کھول دے گی اور انہیں یقین ہو جائے گا کہ ان کی ”دینیاتی ایجادات بالکل بے سود ہیں“۔

اس کے جواب میں ہم، علامہ ہی کے الفاظ میں کہتے ہیں کہ زمانہ بدل رہا ہے۔ جمہوریت کی موجودگی میں ہی جماعت احمدیہ کے وسیع تبلیغی نظام اور اس کے بابرکت نتائج نے ہمیں یقین دلا دیا ہے کہ احمدیت حق پر ہے اور سر اقبال کی اس جماعت کے خلاف سب پیش خبریاں غلط ثابت ہو چکی ہیں اور آئندہ دو صدیوں میں اسی الٰہی منصوبہ کے ذریعہ اسلام دنیا پر غالب آجائے گا۔ انشاءاللہ

تقریب آمین

مورخہ ۶/ مئی ۲۰۰۰ء بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں حسب ذیل بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے قرآن مجید کی آخری تین سورتیں پڑھوا کر سنیں اور پھر دعائے ختم القرآن دہرائی جس میں تمام حاضرین بھی شامل ہوئے۔

۱۔ عزیز بجیل احمد (ابن مکرم بشیر احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)۔ لندن

۲۔ عزیز دانش (غیر از جماعت بچہ) معرفت منیرہ لطیف خان صاحبہ۔

۳۔ عزیزہ شامہ صدف دختر مکرم گوہر مقصود صاحب۔ نیوما لڈن۔

۴۔ عزیزہ صبیحہ مصطفیٰ دختر غلام مصطفیٰ صاحب۔ ٹوٹنگ۔

۵۔ عزیز حمید احمد نوید ابن مکرم گلریز وحید صاحب ٹوٹنگ۔

۶۔ عزیز شعیب ناصر ابن مکرمہ رفعت ناصر صاحبہ ٹوٹنگ۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ سب بچوں کے لئے قرآن مجید ناظرہ کے پہلے دور کی تکمیل مبارک فرمائے اور قرآن مجید سے سچی محبت اور اس کی تعلیمات پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم ”امانت یکصد یتامیٰ“ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ ۵۰۰ روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ ۱۲۰۰ یتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

اطفال الاحمدیہ کی

مجلس سوال وجواب

(منعقدہ ۲۴ر نومبر ۱۹۹۹ء)

(مرتبہ: حافظ عبدالحلیم)

(۲۴ر نومبر ۱۹۹۹ء کو چند احمدی اطفال نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایم ٹی اے لندن کے سٹوڈیو میں ملاقات کی سعادت حاصل کی اور اس مجلس میں انہوں نے کچھ سوالات دریافت کئے ۔ ہمیں امید ہے کہ احباب ایم ٹی اے کے ذریعہ ان مجالس کو براہ راست دیکھ اور سن کر بھرپور طور پر فیضیاب ہوتے ہونگے ۔ تاہم ریکارڈ کی غرض سے نیز ایسے احباب کی سہولت کے لئے جو کسی وجہ سے اصل پروگرام کو دیکھ اور سن نہیں سکے ذیل میں اس نہایت مبارک، دلچسپ، مفید اور معلوماتی مجلس سوال وجواب میں پوچھے جانے والے سوالات میں سے بعض سوال مع جوابات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے)۔ (ادارہ)

☆......☆......☆

سوال: رسول اللہ ﷺ کا نام محمدؐ کس نے رکھا تھا اور اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ کا نام محمد اللہ میاں نے رکھا تھا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ بائبل میں بھی آپ کا نام محمدؐ آیا تھا۔ قرآن شریف اس حوالے سے کہتا ہے کہ دیکھو تم بائبل میں یہ نام پڑھتے ہو۔

آنحضرت ﷺ کا اصل نام خدا نے رکھا تھا "محمدؐ"۔ حضور نے فرمایا محمدؐ کا مطلب پتہ ہے کیا ہوتا ہے؟ بہت زیادہ تعریف کیا گیا۔ دنیا میں جتنے بھی نبی آئے ہیں کبھی آج تک کسی نبی کی بندوں نے اتنی تعریف نہیں کی۔ ایک طرف سے بندوں نے دوسری طرف سے اللہ تعالیٰ نے۔ محمدؐ نام بیچ میں، دونوں کے درمیان ایک مثال ہے خدا کی سب سے زیادہ محبت رسول اللہ ﷺ نے دیکھی ہے۔ بندوں کی سب سے زیادہ محبت بھی رسول اللہ ﷺ نے دیکھی ہے۔

☆......☆......☆

سوال: بعض لوگ نماز میں ہر دفعہ اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اوپر کرتے ہیں۔ احمدی کیوں نہیں کرتے؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ عام طریق نہیں تھا۔ اس کو رفع یدین کہتے ہیں اور بعض اہل حدیث یہ کرتے ہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ ہر دفعہ رسول اللہ ﷺ ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ لیکن ہم نے جہاں تک تحقیق کی ہے اکثر پختہ حدیثوں سے ہرگز ثابت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ ہاتھ اٹھائے ہوں۔ مگر چونکہ بعض روایات ملتی ہیں اس لئے حضرت مسیح موعودؑ ان روایات کی خاطر کبھی کبھار ہاتھ اٹھا لیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسول اللہ ﷺ سے چونکہ بہت عشق تھا آپ چاہتے تھے کہ اگر چھوٹی سی روایت بھی ہو تو اس کی پیروی کر لی جائے۔ مگر یہ دستور نہیں ہے۔ کبھی علیحدگی میں اپنے نفل پڑھتے وقت بے شک تبرکاً ہاتھ اٹھا بھی لو تو کوئی حرج نہیں مگر ہماری مساجد میں تو ایسا نہیں ہوا کرتا۔

☆......☆......☆

سوال: میں اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتا ہوں، مجھے کیا کرنا چاہئے؟ وقف ہونے کی شرائط اور طریق کار کیا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وقف کرنے کا طریق یہ ہے کہ یہاں امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ ربوہ تحریک جدید اپنا نام بھجوائیں۔ اگر آپ کے محلے کی سفارش اچھی ہوئی اور زعیم وغیرہ سب نے کہا کہ بہت اچھا بچہ ہے تو پھر امیر صاحب سفارش کر دیں گے اور فیصلہ ربوہ میں ہی ہوگا۔ تحریک جدید کے وکیل اعلیٰ فیصلہ کریں گے۔

☆......☆......☆

سوال: دنیا میں بہت سے درخت کاٹے جاتے ہیں ان کی حفاظت کے لئے دین کیا کہتا ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا: اچھا سوال ہے۔ دین تو درخت اگانے کو پسند کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کو درخت پسند تھے۔ اور عربوں میں تو ویسے بھی درختوں کی بڑی قیمت تھی کیونکہ درخت تھوڑے پائے جاتے تھے۔ صحراؤں میں کہیں کہیں گچھوں میں درخت اگا کرتے تھے اور باقی جگہ خالی پڑی تھی۔ درختوں سے محبت کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

آج کل کے زمانے میں لوگ درخت کاٹ دیتے ہیں، بالکل پرواہ نہیں کرتے ۔ خاص طور پر مسلمان ملکوں میں یہ مصیبت ہے۔ پاکستان میں اتنے درخت کٹتے ہیں کہ بعض بڑے بڑے شاداب پہاڑ جو تھے وہ خالی اور ویران ہو گئے۔ کوئی نشان نہیں رہا۔ درختوں کی کمی قدرت کے اوپر بہت ظلم ہے ۔ مغربی ممالک تو کہتے ہیں کہ اگر کوئی درخت کاٹنا بھی پڑے جو بڑا بھی ہو جائے اتنا کہ خطرہ ہو تو کاٹو اور اس کی جگہ اور درخت لگاؤ۔ Number of Trees میں فرق نہیں پڑنا چاہئے۔ یہ صحیح دینی روح ہے۔ درختوں سے محبت کرنا اور اگر درخت اکھاڑنے پڑیں کسی وجہ سے تو ان کی جگہ دوسرے درخت لگانا یہ ضروری ہے۔

☆......☆......☆

سوال: ہماری عمر کے بچوں کے لئے دعوت الی اللہ کا سب سے اچھا ذریعہ کیا ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سب سے اچھا طریقہ تو یہ ہے کہ اچھے بچے بن کے دکھاؤ۔ تم اگر اچھے بچے بنو گے، اچھا نمونہ ظاہر کرو گے تو دوسرے جو اچھے بچے ہیں وہ خود بخود تمہاری طرف کھنچے جائیں گے۔

ایک ہی قسم کے خیال کے جو بچے ہوتے ہیں نیک بچے ان کے اردگرد غیر بچوں میں سے بھی جو نیک ہو وہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اور جو شرارتی بچے ہوں ان کے گرد شرارتی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو تم اپنے عمل کی وجہ سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچو۔

☆......☆......☆

سوال: ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے نبی گناہوں سے پاک ہوتے ہیں پھر وہ استغفار کیوں کرتے ہیں؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ استغفار کی وجہ سے ہی گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ استغفار میں ہر وقت دل سے یہ دعا اٹھتی ہے کہ اللہ مجھے گناہوں سے بچائے رکھے۔ چونکہ ان کے دل کی آواز ہی یہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سنتا ہے اور دل کی گہرائی سے استغفار اندر سے اٹھتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کو معصوم ہی رکھتا ہے۔

دوسرے ایک اور بات بھی اس میں ہے کہ جو گناہوں سے پاک ہو وہ متکبر نہیں ہوتا۔ وہ خیال کرتا ہے کہ میری چھوٹی چھوٹی غلطیاں بھی گناہ بن رہی ہیں انسانی غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں بشری کمزوریوں سے ۔ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ استغفار کیا کرتے تھے۔ اور عیسائی دشمنوں نے آپؐ پر حملہ کیا ہے کہ آپ استغفار کیا کرتے تھے اس لئے آپ گنہگار ہیں۔ حالانکہ آپ استغفار اس لئے کرتے تھے کہ گناہ بالکل نہیں تھا۔ اور طبیعت میں بہت زیادہ خاکساری تھی۔

ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہیں اس لئے عمل کرتے ہیں کہ آپ واقعتاً سب دنیا کے لئے مثال تھے۔ یہ بھی آپؐ کی ایک مثال ہے کہ گناہوں سے پاک ہونے کے باوجود ہر وقت دل میں خیال رہتا ہے کہ اللہ کا فضل ہی ہے جو مجھے گناہوں سے بچائے رکھتا ہے ورنہ میں کیا چیز ہوں۔

☆......☆......☆

سوال: کیا جو لوگ نبی نہیں ہیں ان کو الہام ہو سکتا ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا: ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ساری امت اس کی مثالوں سے بھری پڑی ہے ۔ بکثرت الہام ہوتے رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ آوارہ عورتوں کو بھی ہو جاتا ہے، بعض دفعہ دہریوں کو بھی ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ ان پر چھینٹا پڑ جائے، ان کو پتہ لگ جائے کہ الہام ایک سچی چیز ہے۔ نمونہ ہر جگہ قائم ہو جائے۔

☆......☆......☆

سوال: یورپ میں برٹش بیف (British Beef) پر پابندی لگا دی گئی تھی جسے اب اٹھا لیا گیا ہے۔ اس پس منظر میں جبکہ گائے کے گوشت پر سے پابندی اٹھالی گئی ہے کیا ہم یہ گوشت کھا سکتے ہیں۔

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا آپ کھا سکتے ہیں مگر بیف (Beef) اتنی اچھی چیز نہیں ہے اس سے کئی لوگ بیمار بھی ہو جاتے ہیں ۔ بیف کا بائیکاٹ تو نہ کریں مگر کوشش کریں کہ مرغا وغیرہ چھوٹا گوشت، مچھلی اور بکرے کا گوشت یہ زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: جب قرآن کریم نازل ہوا تو اس کو جمع کرنے کا کیا نظام تھا؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم جب نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ ساتھ ساتھ اپنے بعض صحابہ کو لکھواتے جاتے تھے۔ صرف یادداشت پر ہی نہیں رکھتے تھے۔ ساتھ ساتھ لکھواتے جاتے تھے ۔ کبھی وہ چمڑوں پر لکھا گیا، کبھی پارچات پہ لکھا گیا۔ مختلف قسم کی چیزیں تھیں جن پر قرآن کریم لکھا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ صحابہ یاد بھی کرتے تھے۔ ایک لڑائی میں جب ایک وفد کسی طرف گیا ہوا تھا ان کو دھوکے سے بلوایا گیا تھا۔ ستر صحابہ شہید ہوئے تھے جو سارے حافظ قرآن تھے۔ اس سے اندازہ کرو کہ قرآن زبانی یاد رکھنے کا کتنا شوق تھا۔ صرف ایک ہی سریہ میں ستر صحابہ شہید ہو گئے تھے جو سب کے سب حافظ قرآن تھے۔ قرآن کریم حفظ بھی تھا اور تحریر میں بھی تھا۔

حضرت ابو بکرؓ نے سب سے پہلے ان چیزوں کو اکٹھا کیا اور ہر آیت پر، جو لکھی ہوئی موجود ہوتی تھی، اس پر صحابہ کی گواہی ہوتی تھی جو حفاظ کرام ہوتے تھے۔ اس طرح قرآن تحریری طور پر اکٹھا ہوا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: مسلمان لڑکوں کے ختنے کیوں ضروری ہیں؟

جواب: حضور نے جواباً فرمایا کہ ختنوں کا رواج حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, Naeem A.Khan -Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+ 020 8488 2156 +
020 8767 5005 - Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

ہے۔ یہ ایک نشان تھا جو ان کے ماننے والوں کو دیا گیا۔ اس لئے جو بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتے تھے یہودی وہ بھی ختنہ کراتے تھے۔ اور حضرت عیسیٰؑ کے زمانے تک یہ رواج رہا ہے۔ تو یہ ابراہیمی سنت ہے اور اگر Medically دیکھا جائے تو یہ بہترین چیز ہے کیونکہ ختنے کے ذریعہ لوگوں کو انفیکشن کم ہوتی ہے۔ تم تو ابھی چھوٹے ہو جب بڑے ہو گے تو پھر اس مسئلے کی زیادہ سمجھ آ جائے گی۔

☆......☆......☆

سوال: ہمارا ایمان ہے کہ تقدیر برحق ہے اگر اللہ نے ہر چیز کا فیصلہ کر دیا ہے اور انسان وہی کرے گا جو فیصلہ ہو چکا ہے تو پھر انسان کا اس میں کیا قصور ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا ایک یہ بھی فیصلہ ہے کہ انسان کو اپنے اچھے برے کی تمیز خود کرنی چاہئے اور خود فیصلہ کرنا چاہئے کہ یہ اچھا راستہ ہے، یہ برا راستہ ہے۔ یہ بھی تقدیر کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح تقدیر بنائی ہے۔ جب انسان آزاد ہے اپنے فعل میں تو اپنے فعل کی جزا بھی پائے گا اور سزا بھی پائے گا۔ اب آپ روزانہ صبح جب اٹھتے ہیں تو آپ کو کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ کبھی کہتے ہیں نماز پہ جاؤں کہ نہ جاؤں۔ نیند زیادہ آئی تو کہتے ہیں چلو کوئی بات نہیں پھر پڑھ لیں گے۔

بتاؤ کس نے فیصلہ کیا؟ اللہ میاں نے یا آپ نے؟ بچے نے عرض کیا: میں نے فیصلہ کیا۔

فرمایا: پھر اگر اچھا فیصلہ ہے تو اس کی جزا ملے گی، برا فیصلہ ہے تو سزا ملے گی۔ اس طرح سارا دن انسان سینکڑوں فیصلے کرتا ہے اور اچھا یا برا ہر فیصلہ خود کرتا ہے۔ تو یہ بھی تقدیر الٰہی ہی ہے کہ انسان کو اس نے اپنے فیصلوں میں آزاد چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ اپنی اچھی باتوں کی جزا پائیں اور برے فعلوں پر سزا۔

☆......☆......☆

سوال: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیر خدا کس لئے کہتے ہیں؟

جواب: حضور نے فرمایا اس لئے کہ بہت بہادر تھے۔ لڑائیوں میں جہاں بڑے بڑے سورماؤں کا پتہ پانی ہو جاتا تھا، حضرت علیؓ سب سے آگے ہوتے تھے۔ سب سے زیادہ کافروں کو قتل کرنے والے حضرت علیؓ تھے۔ بہادر، سخت خطرناک جنگوں میں آگے آگے آپؓ ہوا کرتے تھے۔ شیر چونکہ بہادر جانور ہے اس لئے آپ کو شیر خدا کہتے ہیں۔

☆......☆......☆

سوال: رمضان میں شیطان کو زنجیروں میں جکڑنے کے بارہ میں حدیث میں ذکر آتا ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ رمضان میں جو شیطان کو جکڑا جاتا ہے وہ یہاں تو ہم نے کبھی جکڑا ہوا نہیں دیکھا۔ کبھی دیکھا ہے؟ رمضان میں شیطان جکڑا ہو تو سارے یہ انگریز، عیسائی، یہودی سارے آوارگیاں کرتے پھرتے، ناچتے گاتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ شیطان نہیں جکڑا گیا لیکن اس کا ایک اور معنی ہے۔

ان معنوں میں کہ جو مومن ہو اس کا شیطان جکڑا جاتا ہے۔ رمضان کے علاوہ وہ کبھی غلطیاں بھی کر جاتا ہے لیکن رمضان میں تو پھر پکی توبہ کر لیتا ہے کہ بالکل کبھی برا کام نہیں کرنا۔ اور رمضان گزر جائے تو بعض دفعہ بھول بھی جاتا ہے۔ لیکن رمضان میں تو اس کا عہد ہوتا ہے۔ پھر روزے کی وجہ سے ویسے بھی گناہ کرنے کا وقت نہیں ہوتا۔ روزے کی راتوں میں اٹھنا، تہجد پڑھنا، نمازیں پڑھنی۔ اس لئے شیطان کے متعلق فرمایا کہ 'شیطان جکڑا جاتا ہے' سے مراد ہے مومن کا شیطان جکڑا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: بعض لوگ نیند میں چلتے ہیں وہ کیسے ہوتا ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ نیند میں بعض لوگ چلتے ہیں اور ان کو سب کچھ نظر آ رہا ہوتا ہے۔ اور وہ چل کے پھر بعض اپنے بستر پر بھی آ کر لیٹ جاتے ہیں۔ ہمارے گھر میں بھی تجربہ ہے۔ ہماری ایک بہن اب بھی خدا کے فضل سے زندہ ہیں، ان کو عادت تھی کہ نیند میں چلتی تھیں اور بعض دفعہ اپنا پورا بستر لپیٹ کے سر پر اٹھایا اور روانہ ہو گئیں۔ ٹھیک ٹھاک سیڑھیاں اتر کر ہمارے گھر کے دروازے تک پہنچا کرتی تھیں۔ دروازہ بند ہوتا تھا نا تو ادھر دیکھتی تھیں۔ عمو صاحب کے گھر ہمارے نیچے کی طرف وہاں بھی دروازہ بند ہوا تو رستے میں بستر پھینک کے اکیلے جا کے چارپائی پہ سو گئیں اور پھر جب آنکھ کھلتی تھی تو کہتی تھیں ہائے میرا بستر کہاں گیا۔ میرے نیچے سے بستر کون لے گیا ہے۔ وہ پھر جب دیکھتے تھے تو کوئی تکیہ کہیں پڑا ہوا ہے کوئی چادر کہیں پڑی ہوئی ہے کوئی چیز کہیں پڑی ہوئی ہے۔ تو سارے رستے میں ان کی چیزیں بکھری ہوئی ہوتی تھیں۔ وہ بھی شاید سن رہی ہوں یا سن لیں گی اس بات کو مگر یہ سونے میں چلنے کی عادت تو ہم نے خود بھی ملاحظہ کی ہے۔ میرا خیال ہے میں بھی کئی دفعہ سوتے میں چلا ہوا ہوں۔ لیکن تھوڑا، لمبا عرصہ نہیں۔ مگر کئی بچوں میں یہ عادت ہوتی ہے سوتے میں چلتے ہیں ان کو یاد ہی نہیں رہتا۔ لیکن نقصان نہیں اٹھاتے۔ اپنے اچھے برے کا ہوش اتنا رہتا ہے کہ غلط جگہ قدم نہیں رکھنا ورنہ سوتے میں تو چل کے کسی جگہ سے چھلانگ بھی مار سکتے ہیں، چھت سے بھی گر سکتے ہیں۔ مگر اللہ نے انہیں سونے میں چلنے کے ساتھ یہ حفاظت کا سامان پیدا فرما دیا ہے کہ بچہ اپنے اچھے برے کی تمیز کر لیتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: اگر غصہ بہت زیادہ آ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: تو استغفار کرنی چاہئے، ٹھنڈا پانی پینا چاہئے، لیٹ جانا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ غصہ جو ہے آگ لگی ہوتی ہے نا۔ ٹھنڈا پانی تھوڑا سا پئیں تسکین آ جائے۔ اگر پھر بھی نہ آئے تو لیٹ جاؤ، غصے کو ٹھنڈا کرو، یہ غصے کا عام علاج ہے۔ اور دوسرا ہومیو پیتھک علاج ہے اس میں کیمومیلا اونچی طاقت میں دیتے ہیں تو جن کو غصہ آنے کی عادت ہے بالکل ٹھیک ہو جاتے ہیں بہت فرق پڑ جاتا ہے۔

حضور نے بچے کو فرمایا تمہیں زیادہ غصہ آتا ہے؟ اس نے کہا تھوڑا سا۔

حضور نے فرمایا تھوڑا سا آتا ہے نا، تم بھی پانی وانی پیا کرو، غصے کے وقت لیٹ جایا کرو۔ اور منہ سے کچھ نہ بولا کرو کیونکہ غصے میں پتہ نہیں ہوتا کہ میں کیا کہہ دوں گا کچھ دیر ضبط کیا کرو۔ ساتھ امی سے کہنا وہ تمہیں ہومیو پیتھک دوائی بھی دے دیا کریں گی۔

☆......☆......☆

سوال: نماز میں رکوع اور سجدے میں جانا کیوں ضروری ہے؟

جواب: حضور انور نے جواب میں فرمایا اس لئے کہ رکوع میں خدا کے سامنے جھکتے ہو۔ نصف جھکتے ہو اور سجدے میں پورے جھک جاتے ہو۔ تو جب نصف جھکتے ہو تو کہتے ہو سبحان ربی العظیم اور جب پورے جھکتے ہو تو کہتے ہو سبحان ربی الاعلیٰ، سب سے اونچا خدا ہے۔ تو جھکنا اور رکوع میں جانا یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ کسی بڑے آدمی کی تعظیم کرنی ہو تو جھکتے بھی ہیں اور پرانے زمانے میں بادشاہوں کے سامنے یوں کر کے جھک کر پہنچا کرتے تھے۔ یہ رواج تھا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تکریم کی نشانی تھی اور بعض پرانے زمانے میں بادشاہ کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے جایا کرتے تھے۔ یہ تو شرک ہے مگر خدا کے سامنے تو ضروری ہے۔ وہاں تو تعظیم کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ اصل میں تو رکوع اور سجدہ خدا ہی کو کرنا چاہئے۔

☆......☆......☆

سوال: نماز کے علاوہ عموماً ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں جبکہ نماز وتر میں ہاتھ چھوڑ کر اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا نماز وتر میں تو ہاتھ چھوڑ کر دعائیں کرتے ہیں وہ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کا یہی رواج تھا۔ اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کی کوئی سنت کسی صورت میں بھی نہیں ہے۔ وتر چھوڑ جس وقت مرضی آپ دعا کریں ہاتھ اٹھا کے دعا کرنا منع ہے۔ اس لئے ہم تو سنت پہ چلیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جو سکھایا ہے ہم وہی کرتے ہیں۔

سلام پھیر کر ہاتھ اٹھانے کی مثال حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دی ہے کہ کسی کے دربار میں کوئی چلا جائے، بادشاہ کے دربار میں اس کے سامنے پورا ادب کرے اور جب ڈیوڑھی سے باہر نکل جائے تو یاد آ جائے تو باہر سے آواز دے کر کہے کہ او بادشاہ سلامت میرا یہ کام بھی کر دینا۔ تو یہ مناسب نہیں۔ اس لئے جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ بہترین آداب ہم رسول اللہؐ سے سیکھتے ہیں۔

☆......☆......☆

سوال: جب سب لوگ مر جائیں گے تو کیا اللہ تعالیٰ شیطان سے بھی حساب لے گا اور اس کو سزا دے گا؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ ہاں شیطان کا بھی حساب ہو گا۔ جب تکبر کیا جائے تو یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ خدا کی بات کا انکار کیا ہے بلکہ اور لوگوں کو بھی بہکاتا ہے اور خدا سے دور لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کو چھٹی ملی ہوئی ہے اس لئے کہ اللہ نے اس سے وعدہ کر لیا تھا کہ قیامت تک تمہیں چھٹی دے دیتا ہوں۔ جو زور لگانا ہے لگاؤ، جو میرے بندے ہیں، جو سچے دل سے مجھ سے پیار کرتے ہیں ان پر تمہیں غلبہ نصیب نہیں ہو سکتا۔

تو دیکھو کتنے نبی ہیں اللہ کے فضل سے کتنے ولی ہیں جن پر شیطان کو غلبہ نہیں ہوا لیکن اس نے بہکایا ضرور ہے۔ اپنی طرف سے کوشش بہت کی ہے۔ آزمایا بہت ہے۔ یہاں تک کہ انجیل میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی شیطان پہاڑی پر لے گیا تھا اور کہا تھا کہ اگر تمہیں خدا پر ایمان ہے اور یقین ہے تو پہاڑی سے چھلانگ لگا دو۔ تمہیں اللہ بچا لے گا۔ حضرت عیسیٰؑ نے کہا شیطان چلو بھاگو، یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ اس طرح اللہ کو آزمایا نہیں کرتے۔

تو کئی لوگ بھی اسی شیطان کے پیچھے چلتے ہیں۔ مجھے بھی کئی دفعہ چیلنج دیا ہے کہ آؤ اونچے پہاڑ پہ چڑھ کے پہلے تم چھلانگ لگاؤ اگر تم بچ گئے تو میں سمجھوں گا کہ خدا نے تمہیں بچا لیا ہے۔ میں ان کو کہا کرتا ہوں کہ نہیں پہلے تم چھلانگ لگا دینا اگر تم بچ گئے تو پھر میں دیکھوں گا۔ اس وقت سارے بھاگ جاتے ہیں۔ شیطان جیسی خبیث چیز کو سزا کیوں نہ ملے اس کو تو ضرور سزا ملے گی۔

☆......☆......☆

سوال: سکول میں اردو کی استانی بِسْمِ اللّٰہ کی جگہ ۷۸۶ لکھی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا (یہ) بے ہودہ حرکت ہے۔ وجہ ان سے پوچھو جو لکھتے ہیں۔ بہت بیہودہ حرکت ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرَّحیم کے انہوں نے اپنی طرف سے اعداد نکالے ہوئے ہیں۔ ۷۸۶ عدد بنائے ہوئے ہیں اور اس لئے لکھتے ہیں کہ بسم اللہ کہنے سے کہیں کاغذ ادھر ادھر پھینکا جائے تو بے عزتی نہ ہو جائے۔ اگر وہ بسم اللہ ہی ہے تو بسم اللہ کو پڑھ کر بسم اللہ ہی دماغ میں آتی ہے۔ تو اس کی بھی تو بے عزتی ہو سکتی ہے۔ اور بسم اللہ قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے اس کی بے عزتی کہاں ہوتی ہے۔ بسم اللہ کی کوئی بے عزتی نہیں ہو سکتی۔ اللہ کا نام ہے اور وہ خود اس کی حفاظت کرتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: کیا فرشتوں میں سے صرف حضرت جبرائیل علیہ السلام ہی حضرت رسول کریم ﷺ پر وحی لے کر آتے تھے یا پھر اور فرشتے بھی اس کام کے لئے مقرر ہیں؟

جواب: حضور نے فرمایا: حضرت رسول

کریم ﷺ پر ہمیشہ جبرائیل علیہ السلام ہی وحی لے کر آتے رہے ہیں اور کوئی نہیں۔ مگر جبرائیل کا وحی لانا جو ہے یہ ایک سمجھنے والا مسئلہ ہے۔ فرشتوں کی تو کوئی شکل نہیں ہوتی، روح ہے۔ روح کی بھی کوئی شکل نہیں ہوتی۔ فرشتے متمثل ہوتے ہیں اس طرح تمثل کرتے ہیں کہ جیسے وہ انسان ہوں اور انسان ہوں تو انسان کی طرح پھر نظر بھی آئیں گے۔ ورنہ رسول اللہ ﷺ کو اگر صرف آواز آتی تو پھر شک والی بات رہ جاتی پتہ نہیں کہاں سے آواز آرہی ہے۔ اس لئے فرشتہ سامنے آکر وحی نازل کیا کرتا تھا اور یہ ایک یقینی ذریعہ تھا۔ حضرت مریم کے سامنے بھی فرشتہ انسان کا تمثل کر گیا تھا۔ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا۔

حضرت مریم پر جو فرشتہ نازل ہوا تو ایک بہت ہی خوبصورت انسان کی شکل میں ظاہر ہوا تھا۔ وہ فرشتے بھیس بدلتے رہتے ہیں۔ مگر نازل ہوتے ہیں ضرور۔ اور جو وحی والے فرشتے ہیں وہ حضرت جبرائیل ہیں۔ ان کے ماتحت اور فرشتے ہیں۔ حضرت مریمؑ پر بھی جو فرشتہ نازل ہوا ہوگا وہ جبرائیل نہیں تھے۔ جبرائیل ایک نظام کے افسر اعلیٰ ہیں۔ ان کے تابع بے شمار فرشتے ہیں جو اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔

☆......☆......☆

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کشمیر میں اتنا لمبا سفر کیسے کیا کیونکہ اس وقت جہاز اور ریل نہیں ہوتی تھی؟

جواب: حضور نے فرمایا ٹھیک ہے اس زمانہ میں بھی، اس سے پہلے بھی ایسے سفر کرنے والے موجود تھے جنہوں نے پیدل دنیا بھر کا سفر کیا ہوا تھا۔ چین تک بھی لوگ اس زمانہ میں گئے ہوئے ہیں۔ اس زمانے میں جو سفر کا طریق تھا لوگ مہمانواز ہوتے تھے۔ رات کو جہاں پہنچے وہ خدمت کرلیا کرتے تھے، ٹھہرنے کی جگہ دے دیا کرتے تھے۔ اور اگر زبان نہ آتی تھی تو اشاروں وغیرہ سے باتیں سمجھ لیتے تھے مگر یہ خوبی تھی کہ مہمانواز قومیں ہوا کرتی تھیں۔ آج کل تو مہمان نوازی کم ہوگئی ہے مگر اُس زمانے میں، پرانے زمانوں میں بہت مہمان نوازی ہوتی تھی۔ حضرت عیسیٰؑ کو بھی ہر جگہ خدا تعالیٰ خدمت کے لئے سامان مہیا کردیتا تھا۔ ایک شعر ہے۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

صرف سفر شرط ہے سفر اختیار کرو مسافر کی خدمت کرنے والے بہت مل جاتے ہیں۔ رستے میں ہزارہا درخت ہیں جو اپنا سایہ مسافروں پر کر دیتا ہے۔ اچھے لوگ، مہمانواز خدمت کرنے والے ہر زمانے میں ملتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بہت ہی خدا کے نیک نبی تھے، بہت ہی پیارا وجود تھا۔ آپ کو دیکھ کر لوگوں کو محبت ہو جایا کرتی تھی۔ اس لئے آپ کا سفر کرنا ناممکن نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ قرین ہے کہ آپ کی ہر جگہ خدمت کرنے والے موجود ہوں۔

☆......☆......☆

سوال: رمضان ہر سال قریباً دس دن پہلے کیوں آتا ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا اس لئے کہ رمضان جو ہے یہ قمری مہینوں سے تعلق رکھتا ہے۔ بعض چیزیں سورج سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً نمازیں۔ اس میں سورج کا چڑھنا اور اس کا غروب ہونا ان کے درمیان فیصلے ہوتے ہیں کہ نمازیں کون سی پڑھی جائیں گی۔ اور بعض ہوتے ہیں جو چاند سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض عبادتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں روزے کی عبادت بھی ہے۔ اور قمری مہینے شمسی مہینوں سے دس دن چھوٹے ہوتے ہیں اس لئے ایک سال میں دو دفعہ وہ سال شروع ہو جاتا ہے اور پہلے آثار ہتا ہے اس لئے یہ حساب کی بات ہے جو سال چھوٹا ہو گا وہ بڑے سال کے اندر ایک سے زیادہ دفعہ آئے گا پھر چکر کھا کے دوبارہ وہیں آجاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اصل حکمت کی جو بات ہے وہ یہ بنتی ہے کہ جن کے گرمی میں روزے ہوتے ان پر بے چاروں کے ہمیشہ گرمی میں روزے آتے۔ جن کے سخت سردی میں ہوتے ان کو ہمیشہ سخت سردی میں روزے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام رکھ دیا کہ پھر کردن آتے ہیں۔ فرمایا یہ دن ہیں جن کو ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں، ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ روزے میں بہت بڑی حکمت ہے کہ ہمیں کبھی ٹھنڈے موسم کے روزے ملتے ہیں کبھی درمیانے موسم کے اور کبھی گرمی کے۔ ہر روزے کا مزہ ہم چکھ لیتے ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۲۳؍فروری ۲۰۰۰ء)

سائنس کارنر

(ابوالمسرور چوہدری)

جلد پر سے آرام سے اتر جانے والا پلاسٹر

اکثر زخموں کو مندمل کرنے کے لئے ان پر پلاسٹر لگایا جاتا ہے جو جلد کے ساتھ چپک جاتا ہے اس طرح زخم جلدی مندمل ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں جب اس کو اتارنے کی کوشش کی جاتی ہے تو مریض کو کافی تکلیف ہوتی ہے کیونکہ پلاسٹر جسم اور بالوں کے ساتھ چمٹا ہوتا ہے۔ اب ایک ایسا پلاسٹر ایجاد کر لیا گیا ہے جو اتارتے وقت تکلیف نہیں دیتا۔ اس نئے پلاسٹر کی دو تہیں ہوتی ہیں جب اوپر کی تہ اتاری جاتی ہے تو نیچے کی تہ پر سورج کی روشنی پڑتی ہے جس سے چپکنے والا مادہ اپنی چپکاہٹ چھوڑ دیتا ہے اور پلاسٹر خود بخود جلد سے اتر جاتا ہے۔

اس پلاسٹر کو یارک یونیورسٹی (York University) انگلستان میں Ian Webster اور اس کی ٹیم نے تیار کیا ہے۔ اس ایجاد سے بڑی عمر کے لوگوں اور بچوں کو بہت فائدہ ہوگا کیونکہ ان کی جلد بہت نرم ہوتی ہے۔ اندازہ ہے کہ یہ پلاسٹر ۲۰۰۲ء تک بازار میں آجائے گا۔

☆......☆......☆

کلائی پر باندھنے والے دو مفید آلے

امریکہ میں کلائی پر باندھنے والے دو آلات تیار ہوئے ہیں جو بعض صورتوں میں بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

(۱) کلائی پر باندھنے والا ریلیف بینڈ ہے جو ان لوگوں کے لئے بہت مفید ہوگا جنہیں ہوائی جہاز، کار یا کشتی پر سفر کرتے وقت متلی محسوس ہوتی ہے۔ یہ آلہ ایک الیکٹریکل پلس (Puls) جسم کے اندر بھیجتا ہے جو پیٹ اور دماغ کے درمیان پیغام رسانی میں مخل ہوتا ہے۔ اس طرح اس شخص کو متلی کا احساس تک پیدا نہیں ہونے دیتا۔

(۲) دوسرا آلہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اپنی صحت کے بارے میں ہر وقت متفکر رہتے ہیں۔ اس آلے کا نام لائف واچ مانیٹر ہے اور یہ مسلسل آپ کو بلڈ پریشر اور نبض کی رفتار بتاتا رہتا ہے۔ دونوں آلے اس وقت بازار میں دستیاب ہیں۔

دل کا پمپ ایجاد کر لیا گیا

آکسفورڈ (انگلستان) سے ایک سرجیکل ٹیم امریکہ جا رہی ہے تاکہ وہ ایک مصنوعی دل کو جسم میں Fit کر سکے۔ اگر یہ سرجری کامیاب رہی تو دل کے فیل ہونے کی صورت میں یہ نیا پمپ جسم کے اندر داخل کیا جا سکے گا اور اس طرح ان ہزاروں مریضوں کی جان بچائی جا سکے گی جن کی شریانیں بند ہو جانے کی وجہ سے دل کام کرنا چھوڑ رہا ہو یا انہیں متبادل دل دستیاب نہ ہو۔

یہ نیا پمپ ہاتھ کے انگوٹھے کی جسامت کا ہے اور اسے دل کی Left Ventricle بائیں حصے میں لگایا جائے گا جو ۸۰ فیصد خون جسم میں پمپ کرتا ہے۔ یہ آلہ ایک منٹ میں ۱۰ لیٹر (Litre) خون پمپ کر سکتا ہے اور بغیر کسی مرمت یا تیل دینے کے مستقل کام کر سکتا ہے۔ اس کی قیمت کا اندازہ اس وقت ۴۰ ہزار پاؤنڈ لگایا گیا ہے۔ آکسفورڈ کی ڈاکٹروں کی ٹیم جس نے اس پراجیکٹ پر کام کیا ہے اس کے انچارج ۵۲ سالہ ڈاکٹر Stephen Westaby ہیں جو ایک مشہور ہارٹ سرجن ہیں۔ اس پمپ کا نام Rob Jarvik کے نام پر جس نے نیویارک میں اس کو ایجاد کیا تھا "جاروک ۲۰۰۰" رکھا گیا ہے۔ یہ پراجیکٹ آکسفورڈ ہارٹ سنٹر جو جان ریڈکلف ہسپتال میں قائم ہے مکمل کیا گیا ہے اور اس پر ایک ملین پاؤنڈ خرچ آئے۔ یہ ساری رقم پرائیویٹ سپانسرشپ سے حاصل کی گئی ہے۔

باوجودیکہ یہ سارا پروجیکٹ برطانیہ میں مکمل ہوا ہے تاہم پہلا آپریشن امریکہ میں ٹیکساس ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں جو ہوسٹن میں واقع ہے، ہو رہا ہے۔ شروع میں چھ ماہ تک اس مصنوعی دل پر گہری نظر رکھی جائے گی۔

برطانیہ میں ہر سال تین لاکھ افراد کو ہارٹ اٹیک ہوتا ہے جس میں سے نصف مر جاتے ہیں۔ ڈاکٹروں کو قوی امید ہے کہ یہ نیا پمپ فٹ کرنے کے بعد انسان کا قدرتی دل بھی جو جسم سے باہر نہیں نکالا جاتا قدرتی نظام کے تحت خود بخود تندرست ہو جائے گا۔

(ماخوذ از سنڈے ٹائمز۔ ۹؍اپریل ۲۰۰۰ء)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

روزنامہ الفضل ۔ ربوہ

احادیث نبویہ، سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے منتخب ارشادات، خلیفہ وقت کی تازہ ہدایات، قیمتی ارشادات، قیمتی علمی مضامین، دلچسپ فیچر، شذرات، اہم رپورٹیں، ملکی و غیر ملکی خبروں کا خلاصہ۔ اس روحانی نہر کو ہر گھر میں ہونا چاہئے۔

سالانہ چندہ:

یورپ، ایشیا، افریقہ، مڈل ایسٹ۔ روزانہ -/4200 روپے۔ پیکٹ -/2800 روپے

یو ایس اے، ساؤتھ پیسفک، آسٹریلیا، فجی۔ روزانہ -/6,000 روپے۔ پیکٹ -/4000 روپے

(آغا سیف اللہ، مینجر الفضل ربوہ)

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہر وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

ماہنامہ "مصباح" جون ۹۹ء میں شامل اشاعت مکرم محمد ہادی صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

تُو ہوا جو ربوہ سے دُور تر
مَیں ہوں منتظر، تُو ہے منتظر
تیری گفتگو میں مٹھاس ہے
تیری بات بات ہے پُر اثر
تیرے حُسن میں تو کمی نہیں
میرا عشق پنہاں رہا اگر
اے حبیب ہادی کے لوٹ آ
تجھے ڈھونڈتا ہوں مَیں در بدر

❁ ❁ ❁

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۱؍جولائی ۹۹ء میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے حسنِ کردار کی کچھ جھلکیاں حضرت مولانا صاحب کی سیرۃ و سوانح کے بارہ میں ایک زیر طبع کتاب سے مکرم یوسف سہیل شوق صاحب نے پیش کی ہیں۔

مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولوی صاحب ہر شخص کا بہت خیال رکھتے تھے چنانچہ جب مَیں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تدریس کی خدمت بجالا رہا تھا تو کالج کے میگزین کا انچارج بھی مقرر ہوا اور اس طرح مجھے ربوہ کے جرائد کے مدیروں کی محفل میں شرکت کے مواقع بھی حاصل ہوئے۔ جب مَیں رسالہ کا انچارج نہ رہا تو ایک روز حضرت مولانا صاحب مجھے سر راہ ملے اور ایک محفل کا ذکر کرتے ہوئے پوچھا کہ تم پچھلی محفل میں نہیں تھے۔ میرے نہ آنے کی وجہ سُن کر فرمایا کہ بہت افسوس کی بات ہے، ہمارا طریق یہ ہونا چاہئے کہ جب کسی رسالہ کا مدیر بدلے تو اس تبدیلی کے بعد جو محفل ہو وہ اس کی الوداعی محفل بن جائے۔

مکرم ظہور احمد صاحب (واہ کینٹ) بیان کرتے ہیں کہ ایک دعوت میں جب مَیں دیر سے پہنچا تو حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے مجھے نہایت شفقت سے اپنے پاس ہی بٹھالیا اور بڑی محبت سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھائیں اور کھانے کی چیزیں لیں۔ مَیں نے عرض کیا: "مولوی صاحب! جس چیز پر میرا نام لکھا ہوا ہے وہ خودبخود مجھے مل جائے گی"۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا "نہیں ملے گی، آزما کر دیکھ لیں۔ جب تک آپ ہاتھ نہیں بڑھائیں گے، چیز خود تو آپ تک نہیں پہنچے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی"۔

مکرم چودھری محمد ابراہیم صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی صاحب کی سرکردگی میں ایک وفد ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر بھجوایا گیا جس میں خاکسار بھی شامل تھا۔ آپ بحیثیت امیر ہر رکن وفد کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ اور جب ایک میزبان نے مولانا صاحب کے علاوہ مرتبت اور آپ کی صحت کے پیش نظر پیشکش کی کہ آپ کے ساتھی مجوزہ انتظام کے تحت قیام کریں اور آپ اُن (میزبان) کے گھر تشریف لے چلیں۔ مگر آپ نے اس مہربانی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا: "مَیں اپنے ساتھیوں سے الگ رہنا پسند نہیں کرتا"۔

مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں ربوہ میں اپنے گھر کی طرف چلا جا رہا تھا۔ شدید تکان تھی اس لئے بار بار پیچھے مُڑ کر دیکھ لیتا کہ کوئی تانگہ آرہا ہو تو اس میں سوار ہو جاؤں لیکن خالی تانگہ کوئی نظر نہ آیا۔ اچانک ایک تانگہ میرے پاس آکر رُک گیا۔ دیکھا تو اُس میں حضرت مولانا صاحب تشریف فرما تھے۔ آپ نے سوار ہونے کے لئے کہا اور مَیں اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ خیال تھا کہ آپ کو گھر اتار کر پھر اپنے گھر پہنچ کر کرایہ ادا کردوں گا۔ میرا گھر آپ کے گھر سے پانچ منٹ کے فاصلہ پر تھا۔ مگر جب ہم اسٹیشن سے آگے آئے تو مجھے فرمایا اب اتر جاؤ۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں پہلے آپ کو آپ کے گھر اتار کر تانگہ میں واپس اپنے گھر جاؤں گا۔ آپ بہت زیرک تھے، فرمایا: "نہیں۔ اب اگر یہاں سے پیدل گھر نہیں جاسکتے تو دوسرا تانگہ لے لو"۔ اس پر مَیں نے جیب سے نوٹ نکالا تاکہ کرایہ ادا کردوں لیکن آپ نے فوراً کہا روک دیا۔

مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۹۴۷ء کے ہدامنی کے حالات میں ہمارے والد محترم ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب نے ہم تینوں بھائیوں کے بارہ میں حضرت مولوی صاحب سے درخواست کی کہ اِن کا خیال رکھئے گا۔ چنانچہ جب خطرہ کے پیش نظر فیصلہ ہوا کہ ہمارے محلّہ کے تمام دوست گھروں کو چھوڑ کر بورڈنگ ہاؤس میں جمع ہو جائیں تو حضرت مولوی صاحب نے ایک دوست کو ہمارے گھر بھجوایا اور اُن کے ہمراہ ہم سب آپ کے گھر پہنچ گئے اور وہاں سے آپ کے ساتھ ہی بورڈنگ ہاؤس آگئے۔

یہاں اُبلی ہوئی گندم ملتی تھی جو مجھ سے کھائی نہیں جاتی تھی اور میری صحت کا یہ حال تھا کہ تیز ہوا میں بھی کھڑا نہیں رہ سکتا تھا۔ چنانچہ آپ نہایت شفقت سے کھانے کے وقت مجھے اپنے پاس بلالیتے۔ اُبلی ہوئی گندم پر چینی ڈال دیتے یا کوئی بھی اچھی چیز جو اُن حالات میں میسر تھی کھانے کو دیدیتے۔ میری اداسی دیکھ کر ایک روز ٹیلیفون پر والد صاحب سے میری بات بھی کروادی اور اُن کے کہنے پر اُن کے پاس بھجوانے کا انتظام بھی کر دیا...... بعد میں پاکستان آنے کے بعد بھی آپ کی شفقت ساری زندگی جاری رہی۔

❁ ❁ ❁

دنیا کی بلند ترین قبر

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۶؍جولائی ۹۹ء میں مکرم منصور احمد صاحب اپنے معلوماتی مضمون میں رقمطراز ہیں کہ ۱۹۳۵ء میں سر ایڈمنڈ ہیلری نے ماؤنٹ ایورسٹ کو جنوبی طرف سے پہلی مرتبہ سر کیا لیکن اس سے پہلے ۱۹۲۴ء میں دو کوہ پیما جارج میلوری اور اینڈریو اِرون شمال مشرقی سمت سے چوٹی کو سر کرتے ہوئے لاپتہ ہوگئے تھے۔ اینڈریو کی لاش ۱۹۳۳ء میں دریافت ہوگئی تھی لیکن میلوری کی لاش ایک امریکن مہم جو نے حال ہی میں ستائیس ہزار فٹ کی بلندی پر تلاش کی ہے تاہم یہ فیصلہ ہونا باقی ہے کہ میلوری اور اُن کے ساتھی ایورسٹ سر کرنے میں کامیاب ہوگئے تھے یا نہیں۔

۳۸؍سالہ برطانوی جارج میلوری سکول ٹیچر تھے۔ ۱۹۲۴ء میں برٹش الپائن نے آٹھ افراد پر مشتمل ٹیم ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کرنے کیلئے بھجوائی تھی جس میں ۲۲؍سالہ اینڈریو اِرون بھی شامل تھے جو آکسفورڈ میں انجینئرنگ کے طالبعلم تھے۔ ۸؍جون ۲۴ء کو ان دونوں نے اپنے اندیشوں سے بھرپور سفر کا آغاز کیا جس کا انجام تاریخ ساز موت کی صورت میں ہوا۔

۳۳ء میں اِرون کی لاش کی دریافت ہوگئی تھی جس سے یہ علم ہوگیا تھا کہ یہ کوہ پیما ۲۷؍ہزار فٹ کی بلندی تک پہنچے تھے۔ ۷۵ء میں ایک چینی کوہ پیما نے بیان کیا کہ اُنہوں نے اپنے کیمپ کے پاس ایک انگریز کی لاش دیکھی تھی۔ لیکن مزید تفصیلات بتانے سے پہلے ہی یہ چینی کوہ پیما برفانی تودوں کی زد میں آکر ہلاک ہوگئے۔ پھر کئی سال بعد مشہور کوہ پیما ارک سائمنسن نے اس تلاش کا بیڑا اٹھایا اور ۲۵؍مارچ ۹۹ء سے ۲؍مئی ۹۹ء تک اپنی ٹیم کے ساتھ جانیں جوکھوں میں ڈال کر میلوری کی لاش تلاش کرلی جو پیٹ کے بل اوندھی پڑی تھی اور شرٹ پر لگے ہوئے ٹیگ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ جارج میلوری کی لاش ہے۔ لاش کا مشاہدہ کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ بلندی سے گرے تھے اور بوٹ کے اوپر سے ٹانگ ٹوٹ گئی تھی جسے رسی سے باندھا گیا تھا۔ اُن کے پاس سے کچھ خطوط اور ذاتی اشیاء بھی ملی ہیں۔

میلوری کی لاش تلاش کرنے والوں نے اُن کے ورثاء کی اجازت سے لاش کا معمولی سا حصہ محفوظ کرلیا ہے تاکہ ۱۹۹۵ء میں ایورسٹ سر کرنے والے اُنکے پوتے جارج کے ساتھ DNA ٹیسٹ کیا جاسکے۔ بعد میں لاش کو ایورسٹ میں ہی دفن کردیا گیا۔ اب تک معلوم لوگوں میں سے سب سے پہلے ایورسٹ سر کرنے والے ایڈمنڈ ہیلری نے اس دریافت پر کہا ہے کہ میرا خیال ہے کہ ان دونوں نے چوٹی سر کرلی ہوگی، لیکن ساتھ ہی کہا کہ چوٹی پر جاکر واپس آنا بھی تو کوہ پیمائی کا اہم حصہ ہے۔

❁ ❁ ❁

ابن الہیثم

بصریات، ریاضی اور ہیئت کے شہرہ آفاق عالم ابن الہیثم کا مختصر ذکر مکرم مخدوم عدیل احمد صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۲؍جولائی ۹۹ء کی زینت ہے۔ آپ کا پورا نام ابو علی الحسن ابن الحسن البصری المصری ہے۔ آپ ۹۶۵ء میں بصرہ میں پیدا ہوئے اور ۱۰۴۰ء میں قاہرہ میں انتقال کرگئے۔

آپ نے خلیفہ الحکم کے دَور میں دریائے نیل پر بند باندھ سکنے کا دعویٰ کیا تو خلیفہ نے آپکو قاہرہ آنے کی دعوت دی۔ آپ قاہرہ چلے گئے اور کام شروع کیا لیکن جلد ہی آپ کو اندازہ ہوگیا کہ دریائے نیل کا بلند علاقہ آپکی توقع کے مطابق نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے مایوسی اور شرمندگی کے عالم میں خلیفہ کے سامنے اپنی ناکامی کا اعتراف کرلیا اور پھر اُس کی ظالمانہ روش اور کینہ پروری سے خوفزدہ ہوکر دماغی مریض ہونے کا بہانہ کرکے خود کو گھر میں نظربند کرلیا۔ خلیفہ الحکم کی موت کے بعد آپ نے اپنی دماغی صحت کا اعلان کیا اور بقیہ زندگی درس و تدریس میں گزاردی۔ آپ کی کتب کی درست تعداد کا علم نہیں ہوسکا تاہم اندازہ ہے کہ آپ نے بانوے (۹۲) کتب تحریر کیں جن کا تعلق بصریات، ریاضی اور ہیئت کے علاوہ منطق، اخلاقیات، سیاسیات، شاعری، موسیقی اور علم کلام سے تھا۔

ابن الہیثم کو بصریات کے مضمون میں کمال حاصل تھا اور یورپ میں بھی آپ کو شہرت اسی وجہ سے ملی ہے۔ بصریات کے بارہ میں آپ کی شہرہ آفاق کتاب "کتاب المناظر" کی سات جلدیں ہیں جن میں روشنی کا انعکاس وانعطاف، دوچشمی بصارت اور آنکھ کی ساخت وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔ چاند کی روشنی، قوس و قزح اور کیمرہ مظلمہ جیسے موضوعات پر بھی آپ نے کتب لکھی ہیں۔

ہیئت کے حوالہ سے آپ نے بیس مختصر رسالے قلمبند کئے جو شمسی گھڑی، قبلہ کے رُخ کا تعین اور ارتفاع کواکب سمیت مختلف موضوعات پر مشتمل ہیں۔ ایک رسالہ میں آپ نے چاند کو سورج کی روشنی منعکس کرنے والا بیان کیا ہے اور ایک اور رسالہ میں بطلیموس کی تصانیف پر تنقید کی ہے۔ اسی طرح ریاضی سے متعلق بھی آپ کے بیس رسائل دستیاب ہوئے ہیں۔

ایک عظیم سائنسدان اور مصنف ہونے کے باوجود ابن الہیثم ایک درویش صفت انسان تھے اور اپنے گزارہ کے لئے آپ اقلیدس کی مختلف کتب کے تراجم کرکے فروخت کرتے تھے۔

MTV Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

22/05/2000 – 28/05/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 22nd May 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.71, Final Pt Rec:17.08.96 ®
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.332 ® Rec: 21.10.97
02.20 Speech (Seerat-Un-Nabi) (Pakistan)
03.00 Urdu Class: Lesson No.297 Rec: 02.08.97
04.10 Learning Chinese: Lesson No.166 ®
04.55 Mulaqat With Young Lajna ® Rec:14.05.00
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.28 (PAK)
07.10 Dars ul Quran No. 7 Rec:29.01.96
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.332 Rec: 21/10/97
09.50 Urdu Class: Lesson No.297 ®
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.65
13.10 Rencontre Avec Les Francophones With Huzur Rec: 15/05/00
14.10 Bengali Service
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.123 Rec:
16.15 Children's Corner: Lesson No.72, Part 1 Rec:07.09.96
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No. 298 Rec:08.08.97
19.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.333 Rec:22.10.97
20.30 Turkish Programme: Various Items
21.00 Rencontre Avec Les Francophones ®
22.00 Islamic Teachings: (Part 1) Host: Syed Mubashir Ahmad Ayaz Sb
22.25 Homeopathy Class: Lesson No.123 ®
23.30 Learning Norwegian: Lesson No.65 ®

Tuesday 23rd May 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Lesson No.72, Part 1 Rec: 07.09.96
01.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.333 ®
02.10 MTA Sports: Volleyball (Final) Produced by MTA Pakistan
03.05 Urdu Class: Lesson No.298 ®
04.25 Learning Norwegian: Lesson No.65 ®
04.55 Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: Lesson No.72, Part 1 ® Rec: 07.09.96
07.15 Pushto Programme: F/S Rec.23.04.99 With Pushto Translation
08.05 Rohani Khazaine/ Islamic Teachings ®
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.333 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.298 ®
10.50 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.6
13.00 Bengali Mulaqat: Rec: 16/05/00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.93 Rec:08.11.95
16.10 Le Francais C'est Facile: Lesson No.6 ®
16.35 Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.38
16.55 German Service
18.05 Tilawat,
18.25 Urdu Class: Lesson No.299
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No 334
20.25 MTA Norway: 'Contemporary Issues'
20.55 Bengali Mulaqat ® Rec: 16.05.00
21.55 Hamari Kaenat: 'Super Novas' Presenter: Syed Tahir Ahmed Sahib
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.93 ®
23.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.6 ®

Wednesday 24th May 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.334 ®
02.05 Bengali Mulaqat ® Rec: 16.05.00
03.05 Urdu Class: Lesson No.299 ® Rec:09.08.97
04.25 Le Francais C'est Facile: Lesson No.6 ®
04.50 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.93 ® Rec: 08.11.95
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.00 Swahili Programme:Seerat un Nabi (saw) Host: Maulana Abdul Wahab Sahib
08.05 Hamari Kaenat: Super Nova ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.334 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.299 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Urdu Asbaaq Lesson No. 6
13.05 Atfal Mulaqat: Rec.17.05.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.94 Rec:09.11.95
16.20 Urdu Asbaaq: Lesson No.6 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.30 Urdu Class: Lesson No.300 Rec:12.08.97
19.25 Liqaa Ma'al Arab: Session No.335 Rec: 09.09.97
20.30 MTA France: Session de question/ reponse avec Huzoor – 1996, Part 3
21.00 Atfal Mulaqat: ® Rec:17.05.00
22.15 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.94 ®
23.25 Urdu Asbaaq: Lesson No.6 ®

Thursday 25th May 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Guldasta ®
01.00 Liqaa Ma'al Arab: Session No.335 ®
02.05 Atfal Mulaqat: ® Rec: 17.05.00
03.10 Urdu Class: Lesson No.300 ®
04.15 Urdu Asbaq: Lesson No.6 ®
04.45 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.94 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta ®
07.00 Sindhi Programme: F/S Rec.18.09.98 With Sindhi Translation
08.00 Urdu Adab Ka Ahmadiyya Adabistan
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.335 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.300 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.44 ®
12.55 Liqaa Ma'al Arab (New) Rec.18.05.00
13.55 Bengali Service: F/Sermon Rec: 01.05.92 With Bangali Translation
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.125
16.00 Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.39
16.25 Documentary
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars e Malfoozat
18.40 Urdu Class: Lesson No.301 Rec:15.08.97
19.45 Liqaa Ma'al Arab(new) Rec: 18.05.00 ®
20.45 MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
21.00 Tabarukaat
21.50 Quiz History Of Ahmadiyyat No.40
22.35 Homeopathy Class: Lesson No.125 ®
23.40 Learning Arabic: Lesson No.44 ®

Friday 26th May 2000

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.05 Liqa Ma'al Arab (New) Rec:18/05/00
02.05 Tabarukaat
02.50 MTA Lifestyle: Al Maidah
03.06 Urdu Class: Lesson No.301 ®
04.40 Learning Arabic: Lesson No.44 ®
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.125 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.10 Quiz; History of Ahmadiyyat No.40 ®
07.55 Saraiky Programme: F/S Rec.02.07.99 With Siraiky Translation
08.55 Liqa Ma'al Arab: ® Rec: 26/05/00
10.00 Urdu Class: Lesson No.301 ®
11.00 Indonesian Service: Tilawat, Hadith,....
11.30 Bengali Service: Various items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Nazm, Darood Shareef
13.00 Friday Sermon LIVE
14.00 Documentary:'Qadian Darul Aman'
14.30 Majlis -e -Irfan(New): Rec.19.05.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.30 Friday Sermon ®
16.35 Children's Corner: Class No.20, Part 1 Produced by MTA Canada
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No.302 Rec: 03.09.97
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.366 Rec:10.09.97
20.50 MTA Belgium: Children's Class, No.34 Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.20 Documentary: 'Qadian Darul Amaan'
21.50 Friday Sermon ® Rec: 26/05/00
22.55 Majlis -e -Irfan ® Rec: 19/05/00

Saturday 27th May 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Class No.20, Part 1 ® Produced by MTA Canada
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.336 ®
02.05 Friday Sermon ® Rec: 26/05/00
03.10 Urdu Class: Lesson No.302 ®
04.20 Computers for Everyone: Part 50
04.55 Majlis-e-Irfan ® Rec: 19/05/00
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Class No.20, Part 1 ® Produced by MTA Canada
07.30 Programme From MTA Mauritius
08.10 Documentary: 'Qadian Darul Amaan' Produced by MTA Pakistan
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.336 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.302 ®
10.55 Indonesian Service
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No.28
13.05 German Mulaqat(new):Rec.20.05.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Quiz: Khutabat-e-Imam
15.55 Children's Class: With Huzoor (New) Rec:27.05.00
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Preview
18.10 Urdu Class: Lesson No.303 Rec: 05/09/97
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.337 Rec:29.10.97
20.55 Barkaat-e-Khilafat
21.55 Children's Class (New) Rec:27/05/00 ®
23.00 German Mulaqat(New) Rec: 20/05/00 ®

Sunday 28th May 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Quiz Khutabat e Imam
00.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.337 ®
02.00 Canadian Horizons: Children's Class 36
03.00 Urdu Class: Lesson No.303®
04.45 Learning Danish: Lesson No.28
04.55 Children's Class(new) Rec: 27/05/00 ®
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News, Preview
07.10 Quiz Khutbat-e-Imam
07.20 German Mulaqat: Rec: 20/05/00 ®
08.20 MTA Variety:Entertainment programme
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.337 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.303 ®
10.55 Indonesian Service
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No.167 With Usman Chou Sahib
13.10 Mulaqat (new):With Nasirat & Lajna Rec:21.05.00
14.10 Bengali Service
15.10 Friday Sermon Rec: 27/05/00
16.25 Childrens' Class: No.72, Final Part Rec:07.09.96
17.00 German Service: German Service
18.05 Tilawat,
18.10 Weekly Preview
18.25 Urdu Class: Lesson No. 304 Rec,07.09.97
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.338 Rec:30.10.97
20.35 Interview With Major Sayed Maqbool Sb
21.15 Dars ul Quran: Lesson No.8Rec:30.01.96
22.55 Mulaqat with Nasirat &Young Lajna ® Rec: 21/05/00

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249
Vol. 7 | Friday, May 19, 2000 | Issue No. 20

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے زیر انتظام

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

(رپورٹ: ثاقب محمود عاطف)

آج سے ایک سو چودہ سال قبل حضرت مسیح الزماں علیہ السلام نے خداتعالیٰ سے خبر پاکر ایک عظیم الشان پیش گوئی فرمائی کہ خداتعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ مجھے ایک عظیم الشان بیٹا عطا کرے گا جو زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا، جلد جلد بڑھے گا، سخت ذہین و فہیم ہوگا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پیشگوئی مخالفین اسلام پر ایک حجت ثابت ہوئی اور یہ عظیم المرتبت بیٹا ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو قادیان میں پیدا ہوا جس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا۔ خدا کے فضل سے یہ بیٹا کئی بیماریوں کے باوجود جلد جلد بڑھا اور ۱۹۱۴ء میں ۲۵ سال کی عمر میں مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوا۔ ۱۹۴۴ء میں خداتعالیٰ سے خبر پاکر لاہور، دہلی اور لدھیانہ وغیرہ مقامات پر جلسے منعقد کر کے اعلان کیا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ اس عظیم الشان پیشگوئی کے حوالہ سے دنیا بھر میں یوم مصلح موعودؓ کے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ آسٹریلیا کو بھی جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

☆......☆......☆

میلبورن (Melbourne)

جماعت احمدیہ ملبورن نے جلسہ یوم مصلح موعود ۲۰؍فروری کو منایا۔ یہ جلسہ YARC ہال میں سہ پہر چار بجے شروع ہو کر شام سات بجے اختتام کو پہنچا۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد مکرم اسامہ احمد صاحب نے جو اس اجلاس کی صدارت کر رہے تھے اپنے افتتاحی کلمات میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی اہمیت کو احباب جماعت کے سامنے پیش کیا۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز مکرم محمد اشرف صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حامد ذیشان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں مکرم مبارک احمد صاحب عابد کا منظوم کلام "اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ" نہایت خوبصورت آواز میں پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ انگریزی اور اردو میں پڑھ کر سنائے۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک علامت "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے علمی کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو دینی اور دنیاوی علوم کے خزائن عطا فرمائے تھے۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب، مبلغ سلسلہ ملبورن نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متعلق انگریزی اور اردو میں تقریر کی اور بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وجود میں ہی اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو پورا فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی ذات میں اس پیشگوئی کا پورا ہونا دو طرح سے تھا۔ اول یہ کہ جو علامات پیشگوئی میں مذکور تھیں وہ آپ کی ذات میں پوری ہوئیں اور دوم یہ کہ خود حضرت مصلح موعودؓ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اعلان فرمایا کہ آپؓ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ مولانا صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ پیشگوئیاں نبی اور رسول کی صداقت کا معیار ہوتی ہیں اور ان کا مقصد مخالفین پہ اتمام حجت کرنا اور مومنوں کے ایمان کو تقویت دینا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اپنے اندر مومنوں کے لئے ایک پیغام رکھتی ہیں جنہیں اپنی زندگیوں میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مکرم محمد رحمت سمیع اللہ صاحب کی نظم کے بعد سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے عنوان پر مکرم مبشر احمد خالد صاحب نے تقریر کی اور حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے بعض نمایاں پہلوؤں پر واقعاتی انداز میں روشنی ڈالی۔

اس جلسہ کے آخر پر مکرم محمد طلحہ مجوکہ ابن مکرم ڈاکٹر ملک محمد اختر مجوکہ صاحب کی تقریب آمین بھی منعقد ہوئی۔ مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔ آخر میں دعا ہوئی اور تمام حاضرین کلوا جمیعاً میں شامل ہوئے۔ حاضری سب کو ملا کر ۹۳ رہی۔

☆......☆......☆

برزبین (Brisbane)

یوم مصلح موعودؓ کا دوسرا جلسہ جماعت احمدیہ برزبن میں ۲۰؍فروری ۲۰۰۰ء کو منعقد ہوا۔ یہ جلسہ برزبن مشن ہاؤس میں مکرم مختار علی مقبول صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا مسعود احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ برزبین نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اس پیشگوئی کے سیاق و سباق پر روشنی ڈالی اور خصوصیت سے پیشگوئی کی ان علامات پر کہ 'وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا' 'علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کے علمی کارناموں کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔ دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر ریاض اکبر صاحب نے کی جس میں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت مصلح موعودؓ کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور کس طرح سے حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی خداداد ذہانت سے ان کا مقابلہ کیا اور ہر بحران کا کامیابی سے سدباب کیا۔ اس سلسلہ کی آخری تقریر مکرم رفیع احمد صاحب ابڑو نے کی جس کا عنوان تھا "مطالبات تحریک جدید"۔ انہوں نے چند مطالبات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جلسہ کے اختتام پر صدر جلسہ نے دعا کروائی۔ اس جلسہ میں حاضر ہونے والوں کی تعداد ۶۴ تھی۔

☆......☆......☆

سڈنی (Sydney)

یوم مصلح موعودؓ کے سلسلہ کا آخری جلسہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے مرکز سڈنی میں "مسجد بیت الھدیٰ" میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ مکرم و محترم محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس مقصد کے لئے مسجد کے دونوں ہال استعمال کئے گئے۔ نیچے والا ہال خواتین کے لئے جبکہ بالائی ہال مرد حضرات کے لئے استعمال کیا گیا۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم رانا اعجاز احمد صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ نظم کے بعد مکرم جاوید احمدی صاحب نے انگریزی میں پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پڑھے اور مکرم امیر صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ اردو میں پڑھ کر سنائی۔

اس جلسہ میں پہلی تقریر مکرم عطاء الاول ناصر صاحب نے کی جس کا عنوان تھا "حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن"۔ یہ تقریر انگریزی میں تھی۔ انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کے بعض دلچسپ واقعات بیان کئے۔ اسکے بعد مکرم محمد امجد طارق صاحب نے اردو اور انگریزی میں تقریر کی جس کا عنوان تھا "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا"۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جس پہلو کو اجاگر کیا وہ تھا کہ کس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے قرآن کریم کی عظیم الشان خدمت کی۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریر فرمودہ تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر کے بارے میں احمدیوں اور غیر احمدی دانشوروں کی آراء بیان کیں۔ اس جلسہ کی تیسری تقریر خاکسار ثاقب محمود عاطف نے کی۔ اس تقریر کا عنوان تھا "حضرت مصلح موعودؓ اور عشق رسولؐ"۔ اس کے بعد ڈاکٹر عمر شہاب صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب کا ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ آخر میں مکرم و محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ جلسہ میں احباب و خواتین اور بچوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

☆......☆......☆

ایڈیلیڈ۔ (Adelaide)

جماعت احمدیہ ایڈلیڈ میں لجنہ نے جلسہ یوم مصلح موعود منایا جو کہ اللہ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ ایڈلیڈ نے بھی یوم مصلح موعودؓ کے موقع پر جلسہ منعقد کیا جس میں خدام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ الحمد للہ

ایک ضروری گزارش

الفضل انٹرنیشنل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ یہ نمبر الفضل انٹرنیشنل کے لفافے کے اوپر آپ کے ایڈریس کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ بعض اوقات احباب اس نمبر کا حوالہ دئے بغیر بعض تبدیلیوں کے لئے درخواست کرتے ہیں یہ نمبر نہ ہونے کی وجہ سے ایسی تبدیلیوں میں دیر ہو جاتی ہے۔ جزاکم اللہ

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔